



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سبطی او خدای یکتا کی ہمتا کی زیبائی کہ جسے اپنی بندگاہ کی بنیاد کو بنا دیا کرتا
 بنیاد ایک پیر تقدیر کرنا ہی آدم خلقت کریم از او آیا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی او کی
 کھڑی سی پجانی اور راہ ہمت بتانیکو بھی مضمون فہم مستحون نرفع درجات من نشأ بہن
 میں انبیاء و رسل مقرر فرمائی جنکو مصالح حکمت علوم غیبی نبی کے بحکمہ معجزات بارہ اور خوارق باطنہ
 ظاہر محلی و ممتاز کیا اور پیر انہیں ہی مقتضای مضمون فضیلت مستحون فضل و بعض علی بعض ایک
 دوسرے فضل خاص بخشا اور بسبب بقی و اتباع او کی اقوال و افعال ہدایات آیات کی اور صدق
 و اعتقاد معجزات بابرہات کی اور ابتعا و وسیلہ اور مجاہدہ جمیلہ بہ و تقیہ کی متقدین و متقین اور
 تسوسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا گنا قابل فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
 امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درو سلام بی انتہا
 رسل انبیاء و کرام پر سیاہ و درو نامحدود و درو سلام نامحدود و او مس محمد مخصوص حریم حضرت رب
 صاحب مقام محمود و صلیب خاص محبوبیت اختصاص صاحب اصحاب و ارتقاء و ارتقاء خلقت صفا
 تقرب دستگاہ قاب قوسین اوداد فی مقرب بارگاہ حضرت ذی الشرف و العلی منقطع معانیا

عن الہدیٰ مبلغ کلام ان ہوا لا حی یوحی قال حیاتی بخیر لکم و مافی جہنم نعیم
رحمۃ للعالمین نور پاک مخاطبہ سی خطاب لولا کہ ما خلقت الا فلاک رفعت یاب و فینا لک ذکر
خصویت انت اب شاد و لعمركہ روحی و محبتی فداہ البنی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل سماء بانفصال الاحد الصمد الذی اعطی
ہام یعطہ احد اعنی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ جسکو اور حضرت و ابی العطا یا
جمیع انبیاء و رسل پر فضل و علی اور تمامی معجزات باہرات میں مثل او کی بلکہ المبلغ اور فائق او
بالا و فنی کیا جسکے لئی معجزہ حجت شمس ظہر کیا جسکے لئی حیوانات و نباتات کو متفاد فرمایا
جسکے کف دست رشک پر بیاض میں تسبیح و تہلیل سی شکر زہد کی معجزہ دکھایا اور سونا یا جسکے
اشارہ انگشت دست اقدس بالا آسمان قمر کو شق کر دیکھا یا جسکے زیر قدم بالا زمین پر
سخت کو نرم اور رگ نرم کو سخت کر دیا یعنی رگ نرم پر معجزہ عدم انتقائش کا اور پتھر سخت پر معجزہ تقار
کا بکرات و مرات ظاہر کیا اور نقش کعبی فرمان اوصاف نقش مہر نبوت کی مٹنی نہ یا بلکہ
او کی زمین و رسم کرک کو بختی اثر بخشا نہ ہی بی کریم خدی رسول اکرم صاحب معجزہ باہر ہر قسم
واجب صلوة و تسلیم الواقع فی قولہ العلیٰ لعظیمہ ان ہند و لا ینکثہ یصلون علی البنی یا ایہا
آمنوا صلوا علیہ و سلوا تسلیما لہم صل علی محمد و آلہ کما تحب ترضی و نتم ما قیل و جاء بہ مولینا
شاہ عبد العزیز فی تفسیر الغنیۃ یا صاحب الجمال و یا سید البشر من دہیک المیسر لقد لود القہر
لا یکن لہشاء کما کا ختم بعد از خدا بزرگو تو ہی قصہ مختصر اور کیا خواب و رقی کہا کہ سید کائنات
الغیبی کہا کہ چاہے شیخ عبد الحق محدث وغیرہ کمال ہی البصر بعینہ اپنی تالیفات میں ہی
ایسی مقام میں تشریف لکھتے ہیں یہ زمین کی نشان کف پائیدار ہو و سارا سواد و ہر نفس ان بڑا
مہر اور اوپر آل طاہرہ اور ازواج مطہرہ اور اصحاب دین مہدین و عہدین و مہدین جنہو

در جہت سی و سہا کو نقیض دل تصدیق و اعتقاد کہ کام فرمایا و تسلیح او غیا
 کئی سیما بنیاد خاص اس معجزہ نقیض قدم کو نقیض کی صفا منکر لایینی کیا اور وسطی استقامت
 عقیدہ منظر اور فکری ساجی اور دلیل راہ برایت ہی جنگی محمد بن و اسل سیر کہ سعد بنو زہری
 حضرت و آل انصاری مظهرہ القلوب محمد بن اعلم و او بہت خصم الرش و مظهرہ قلم پیر الدین ہم کا نجوم
 باجمہ نقیض ہم اندر ہم کہ ہم اندر معنی غنیم در غنوا غنہ اور رحمت پر جو اولیہ تہا کہ اول
 محمد بن کبریا و ہون ایسی معجزہ سے اپنی ادراک تصفیہ تا و تا لیفا کو زینت پر راجی راوا
 سینہ کی کیمہ مونسین با صفا اور صفیات خواہر بہرات از غنیمہ معتقدین اسل لا اور ہا بیج
 سبب سلاطین تسلیم اسل تقایر باعث اور سبب نقیض اور تقاضا کے سبب رحیم شد و غنیمہ و اسکنہ
 بکبوتہ جانہ و ضوانہ بعد و صلوة کی اول سبب الیقین اس عجا زہ شریفہ کی کتابی فقیر
 خاک پا موالیان حضرت سرور انبیاء و مرسلین بند مسکین محمد فرید الدین غنی غنہ کہ اسی بیانیہ
 مسلمانو ایمان والو زینت شماسان حضرت افضل الانبیاء مقام خوف و ہر گاہ مظهر فتوح است
 کا اور محل استغفار و استعاذہ کا ہی استعبد و ابالت من سدا و سر شہار راہیم و استحضار و است
 الغفور الرحیم انکار محال یقین دین سید المرسلین کی طہر کہ معاذ شد و وہ سہری سی منکر من اصل
 رسالت تو تصدیق معجزات کجا چنانچہ خاص ان ایام میں بعض بعض بند و نو حکم انگیز
 مدرس انکار معجزہ شمس القمر میں چند روز سی استبداد اصرار کو کام میں لایہی میں اور معاذ شد
 نسبت ساتھ موضوعیت اور موضوعیت کی دی رہی میں لیکن یہ ایک فریہ ظہور اثری ثانیہ
 قیامت کے کہ بالغہ عاقل علی علم دین اسلام تہر رسالت حضرت سید الانام سید خیم آدمی کا قلب کا یک
 اب انقلاب جو کہ صفت قلب اثر صدق و ایقان معجزہ باہر نقیض قدم شریف رسول انیر و من
 بالکل سلب محو جو جاو کہ معاذ شد نسبت اپنی باجو افضل پیران کے غنیم میں اسی معجزہ بارہ

کی ابداع و احداث ذلیل و بے بن کو کام فرمایا جسکی وقوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی
خود مقرر ہو اور اپنی پیغمبری سے افضل کے نسبت باوجود موجود ہو اسکی کتب محدثین میں یکساں نہ ہو
حتیٰ کہ الیاذ باللہ خاص سالہ نفی معجزہ مرقومہ پر لکھی اور اس نفی پر گواہی ان دلائل ہی اصل میں
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر نقش کرسی اور ایسی رسالہ کی اشاعت میں سعی فرموا
ان کا اور یہاں نفی معجزہ کو حق اور توبہ توبہ معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہاں تک کہ عوام
رسالہ پر باد ہو جائے ورنہ حق الباطل کے ملاحظہ سے اس رسالہ کی اول نمایاں ہوگا
لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہا وین اور عوام صلا میں مبتلا ہو تفصیل
اجمال اس مصیبت کبریٰ اور دایہ عظمیٰ کے یہ ہے کہ میان مذہب حسین نامی ایک صاحب کونین
مرزہ یوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی پوچھ گچھلی دونوں در باب شاعری حلت یوم ہی غلطی پر
ہوئی اور اسکی استحال میں ہی سعی موفور عمل میں لاکھتی اندون او نہیں نہیں سعی موفوری ہی معجزہ
نقش قدم رسول اکرم کی منکر ہو گئی اور مثل انکار اور بدہشیات کے معجزہ مرقومہ پر ملکہ
اشارہ اور انتہا کی حد تک حقیقہ عجیب علی بن محمد حدیث و روایات مصرعہ کتب محدثین و اہل
معتبرین باخبر خواص مخالف مرقومہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام اباطیل و دھوکہ باندہ خاص عام
کافراہل اسلام میں غلطی پیداوار و تفرقہ انداز ہو میں یہاں تک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ میں شائع کیا اور کیا یہاں پر ہی کہ صریح مخالف مصرعات اسلام کثیرہ صاحبین
و بعض مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین میں بکثرت موجود ہی بنام نہاد بعض بعض کتابوں شریفین
معجزہ مرقومہ کے جھوٹ موٹ و سطحی پرکائی عوام نادانانہ فہم کے لکھ بانی اور انکار اسکا بطرف تائید
سلف صالح مباح و ناحق و نادر و غصوب کر دیا تاکہ ناظرین دھوکے میں پڑیں کیونکہ کتب اسلاف

[illegible]

[illegible]

ملکی نظر پر گشت جستجوئی اور دین میں توسیع حاصل نہ کی گئی اور جہاں عبارت عربی
ہی ترجمہ ہو سکا ہے اور دین التزام کیا ہے اور وقت نکات علمی سے جس پر پاس پڑی ہو اور عوام
در گذر مقصود و امید ہی حسب نظر سے کہ بعض اوقات ایسا حال لا نظر الی من قال انظر الی
ما قال اس پیچیدہ پر کچھ خیال فرما دین جس میں کتب معتبرہ کا تحقیق و الہ دینا ہی نقل عبارت لکھا ہے
بغور لائحہ اور تطبیق عمل میں لا دین اور بے تحقیق و تحقیق کے صادق و کاذب کو حسب تحقیق بدایا
فرما دین اور اگر احیاناً مقتضای خاصہ انسانی کہیں سمجھ و شعور انسان اس ضعیف انسان سے
باید تو ازراہ غور و کم معارف فرما دین اور اس گنہ گار کہ بدعت پر خاتمہ یا دین لا دین اور شاعت میں
اس عباد کے محض ابتغائے فضائل سے جس کا کمال کہیں کہ دورہ قرب قیامت کا ہی عوام پرچار
نہ اچھے خواص سے ضعیف الاعتقاد ہو جاتی ہیں کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں کرتے شیعہ و سنی میں
استحصا و دنیا میں جہاں کہیں حدیث و تفسیر درست یا درست حوالہ دید یا درست ہو کہانی میں اور عوام
آجانی میں المختصر نظر بقصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب کی مقرر کے مقدمہ میں علی سبیل الاحمال اثبات
و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو فضائل اور معجزات پر پیغمبر میں ہوا ہے وہ سب ہی ختم ہو گئے ہیں
ہو بلکہ زاید اور بالغ تر و نسی باقی میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ قدم
میں اگر ہم کی معرقہ شبہات متعلقہ المحمل اور تنبیہا کتب بیانیہ و دیگر کتابوں کے باب دوم میں
رقم ہی دونوں وسوسات و شبہات کا جو خاص ذکر ہے کہ عارض ہو میں اور ان کو بدلیل لایزال
فرما دین اور کشف استار او سقسط بازیوں اور غلط اندازوں کی جس خاص عام ہو میں آتی ہیں
مقدمہ اول اجمالا اتنا جانا چاہیے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ کی جو فضائل و معجزات
الکی پیغمبر و نکو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ سب ہی پیغمبر کے لئے عطا کی بلکہ اولین و آخرین
بالا تر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرما کر یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہے کہ علمائے محمدی نے

مقدمہ

باب اول

باب دوم

فی اھا ویت جو اس باب میں کتب صحیح معزوہ میں پہری پری ہیں اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دین
 نوکت بطویل مرتب ہو پہر ہی کا حقہ تمام تفصیل نہ لکھی جاوے اسلئے ضرر اشارہ صحیح بخاری و صحیح مسلم
 وغیرہ کتب صحیح سی تیسرے کافی ہی کہ خود حضرت فی بعض دفعہ لشمار بعض بعض فضائل کے فرمایا اور بعضی
 حدیثیں بغیر شمار کے ہیں چنانچہ بالتصریح اشارہ ان مضمون کی بہتری حدیثیں ہیں کہ ان میں سے
 فضل محمد علی الانبیاء علی اہل البیت فی فضل علی الانبیاء و البیت الحدیث اور اناسیدہ
 آدم الحدیث اعطیت خمساً لم یعطون احد قبل الحدیث ان اس حدیث میں تمام الاخلاق و محاسن و فضائل
 وغیرہ کا ان سب کو ہر شخص کیسے کہی ہو اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہو گا کہ کس طرح کی فضیلتیں اور بزرگوار
 اپنی حضرت بیان فرماتی تھے جو کہ اگلی پیغمبر نہیں تھے لیکن عشرہ کرامہ میں سے تھے ہی شاد گرد تھے ہی
 یعنی حضرت کو ان پر گویا تھی ہی کچھ فخر اور بڑائی نہیں حاصل بلکہ حضرت انہی ہی زیادہ بالا مرتبہ
 رکھتی تھے المتخصر کہ یہ امر اجماعی منصوبی ہی کہ جو معجزات اگلی پیغمبر و نبی تھے ہر حضرت میں معجزاتی ہاں
 اشیا زیادہ تھی سو حقیر جواب دینیہ اور خاص شفا فی قاضی عیاض ہی میں نقل کرتا ہوں کہ یہ دونوں
 میں میں منکر صحت کی نزدیک ہی موجود قرار دینی بہت مقبر میں بلکہ بیشتر اذکی لمعات میں یہاں سارا منکر
 سی روشن ہی کہ انکا قول حضرت کو بہت مقبول ہو گا سو بھول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہ معجزہ خاص
 رسالت بنا ہی قریب تر باب اول میں دیکھو گی کہ خاص جواب دینیہ میں ہی کمال تصریح و حجم و بڑائی
 کس قدر شوق سے موجود ہو ہی لیکن یہاں ایک مقدمہ ضروری بیان جو کہ حاد اور جامع ہی تمام مطلوب
 مقصود کلی کو دو نو میں سے نقل کر دیا جاتا ہے کہ بموجب تصریح ان دو نو شاہدین عادلین مقبولین منکر
 صاحب اجماعی ہی کہ حقیقت قاعدہ کلی ابرقہ فونق عام منصوبی ہی و ہر طلی اثبات اور ثبوت تمام
 متنازع فیہ جب کا جی چاہی کہ لی جواب دینیہ میں موجود یا خص نبی نشی من المعجزات والکرامات الا
 ولنبینا کما نصوص علیہ اور شفا قاضی میں باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا عند غیبنا شہدا

او ما سوا بلع منها وقدمه الناس على ذلك انما اصل کہ جس جس معجزہ اور کرامت سی ہر ایک ہی مخصوص
 ہے وہ سب چار نبی کے لئی ہیں یعنی اوس نام مجبور کہ سارے ہمارے پیغمبر خدا امتیاز و اختصاص کہتی ہیں کہ ہر
 شخص کے لیے سب علمانی اور منسل معجزات ہر نبی کے یا بدیع راوس سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبر نبی شک نہ
 تہ ہر مومن مکان جسوقت مضامین اس قدر کہ کلی مخصوصی اجماعی کو نقش خاطر صفا مظهر اپنی رکبتا ہے تو جو
 معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح اور مستند پاتا ہی بیشک و شبہ چون و چہر البغیر کسی سند و ستہ لال خاطر اور
 معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر خدا کے لئے صدق دل سے یقین اعتقاد اسکا عین لازمی ہے بلکہ اسکا
 اسکا فی لہ ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت و عل اسیر صعب تر ہے خطر اعتقاد سی اسکا صحت
 لازم کی نسبت کو پاس نہ کر لوسی و در کرین بداد استعاذہ و استغفار جس یہ سقیہ سے استغفار
 لازم جائین احادیث مصرحہ صحاح اور مصرحات مواہب لایغیر ملا حظ فرمائیں اور چون کہ قطع نظر حدیث
 و روایات آیتہ الہیہ اول کہ کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک اور نقش غلین بلکہ نقش سم خیر خاص مواہب
 میں بھی پورے اگر بالفرض التقدیر کہے کہ یہ معتبر میں خاطر نامی رسول مگر حق ہی باقی یا ضرر
 کہ مٹی یا رسو غیر معتبر سے ہی سنتے تب ہی ثبوت و اقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اور کہ
 ضرورتی ضروریات ایمان سے کما انصوا علیہ جب کہ جم غفیر محدثین و نقباء دین اس کثرت بتخصیص
 مقبول رقم فرماتی ہیں کہ مرتبہ شیوخ گامیان ہو کر اتنے نئے نام تو ہم او ذین ہدین بتلا دینی ہیں
 اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کتاب بابل اول میں ملا حظ فرمایوں اور غور فرمائیوں کہ یہ
 اہل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات کیسے ہر معتدین ثقات اسکا صحیح سی ہیں جو
 اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نیز اسامیہم صاحب مواہب لایغیر مذکور ہے شیخ عبدالحق
 محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جسی استناد صاحب سیرت شافعی امام آثار جامع
 روایات ہاشمیہ صفحہ پر صفحہ پنجم میں منکر صاحب ہے دیکھتے ہیں امام ابو یوسف پر ہاشمیہ شرح موطا

امام مالک علامہ علی بن یزید بن ابی ریحان الدین جلی محدث صاحب الشان العیون فی سیر الایمن الملو
 حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ رزین صاحب
 صحاح حافظ حسن دیار بکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبعین شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زبیری تلمیذ ابن قیم محدث حافظ عزرا جار بکری صاحب
 شتر الجواهر صاحب قرة العناظر شیخ محمد بن ابی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین راز حافظ
 شمس الدین دمشقی صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ محدث سطری حافظ ابو نعیم
 حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد النوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معبر مقبول
 منکر صاحب پیر ایسی شرطہ الحسین بن النصار سجانی کہ بلا تشبیه یا ایسی سے ہی فایتی تہ اور ابلیغ ہی
 اگر منکر ہو تو ازراہ علی را سخین علم میں نوار و زار اور سوا او پیش ہوگی عبد اللہ طلیبی
 یہ بھی واضح ہو کہ ایک آیت تینہ اور پھر معجزہ رسول مقبول ہی باینہ مشورہ شغب انکار و ستیاد
 بخود و نحو مضمون اچھا نہ مشون یقولون با فواہیم بالیس قلوبہم زبان قلم اضطراب منکر مرد
 بن عمر با علی کہ صاحب شتر معتقد معجزہ نقش قدم کی ساختہ نکل گئی کہ وہیں نقل کینچا ہی رہا
 حال است رخ خوب تر ہر وجہ کمال است کما لا یخفی خوبی و شکل و شمایل حوالت و سکنا
 ہر ار نہ تو تہنا دارہ حاشیہ نیم رخ حالہ منکر د پر اور اس طرح مشن ہر اتہجہ شکوہ ساختہ و ہر
 مولینا مولو اسحق صاحب میں ہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل استہر د اد ہی بلکہ بطریق اوت
 سرور کائنات کہ در حقیقت مشنوں ر قوم خلاصہ ام احادیث و مقام و مال ہر ایت شتہاں مرا
 صر صر صاحب صاحب را شافعی قاضی عیاض حری اور نہ بطریق یا لغویہ اچھن کمالا ہی علی
 الیستین کہ مشنوں زبان نہ اند نہ تہنا دارہ حاشیہ مولانا ہر اد ہی بلکہ بطریق نقل استہر د اد ہی
 لم یوت فی مچر الا عند ذلک الخ گانہ ایک اور عنوان بطریق نقل استہر د اد ہی بلکہ بطریق نقل استہر د اد ہی

صاحب
 حافظ احمد بن محمد مقری
 صاحب فتح المتعال
 حافظ محمد بن احمد شافعی
 متولی مصر
 شیخ رزین
 صاحب صحاح
 حافظ حسن دیار بکری
 صاحب خمیس
 ابن جوزی
 محدث ابن سبعین
 شیخ ابن حجر عسقلانی
 ابن خطیب
 محدث صاحب قصیدہ
 حافظ زبیری
 تلمیذ ابن قیم
 محدث حافظ عزرا جار بکری
 صاحب شتر الجواهر
 صاحب قرة العناظر
 شیخ محمد بن ابی صاحب
 جامع المعجزات
 امام فخر الدین راز
 حافظ شمس الدین دمشقی
 صاحب معراج سبع شرف
 الدین ابو عبد اللہ
 محدث سطری
 حافظ ابو نعیم حافظ عبد اللہ
 دمشقی حنفی صاحب
 موارد النوار ابن حجر
 مکی اور قاضی عیاض
 صاحب شفا معبر مقبول
 منکر صاحب پیر ایسی
 شرطہ الحسین بن النصار
 سجانی کہ بلا تشبیه
 یا ایسی سے ہی فایتی
 تہ اور ابلیغ ہی اگر
 منکر ہو تو ازراہ علی
 را سخین علم میں نوار
 و زار اور سوا او پیش
 ہوگی عبد اللہ طلیبی
 یہ بھی واضح ہو کہ
 ایک آیت تینہ اور پھر
 معجزہ رسول مقبول ہی
 باینہ مشورہ شغب
 انکار و ستیاد بخود
 و نحو مضمون اچھا نہ
 مشون یقولون با فواہیم
 بالیس قلوبہم زبان
 قلم اضطراب منکر مرد
 بن عمر با علی کہ
 صاحب شتر معتقد معجزہ
 نقش قدم کی ساختہ
 نکل گئی کہ وہیں نقل
 کینچا ہی رہا حال است
 رخ خوب تر ہر وجہ
 کمال است کما لا یخفی
 خوبی و شکل و شمایل
 حوالت و سکنا ہر ار
 نہ تو تہنا دارہ حاشیہ
 نیم رخ حالہ منکر د پر
 اور اس طرح مشن ہر
 اتہجہ شکوہ ساختہ و ہر
 مولینا مولو اسحق
 صاحب میں ہی زبان
 قلم پر آگیا کہ نہ
 بطریق نقل استہر د اد
 ہی بلکہ بطریق اوت سرور
 کائنات کہ در حقیقت
 مشنوں ر قوم خلاصہ
 ام احادیث و مقام و مال
 ہر ایت شتہاں مرا صر
 صر صاحب صاحب را
 شافعی قاضی عیاض
 حری اور نہ بطریق یا
 لغویہ اچھن کمالا ہی
 علی الیستین کہ مشنوں
 زبان نہ اند نہ تہنا
 دارہ حاشیہ مولانا ہر
 اد ہی بلکہ بطریق نقل
 استہر د اد ہی لم یوت
 فی مچر الا عند ذلک الخ

[illegible]

باب اول ای بیا یوسلما نواب بیکو عظیم دل سے تحصیل حدیث و روایات کر سکندھ رحمت
نجات و عبادت کے تصریحات کئے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی خدمت کو پہنچی میں اور
سکندھ شہر کے کتابت میں کثیرہ روایات کثرت حاصل ہوئیں مثلاً انکار کلمہ و مدینہ زاد ائمه
و غیرہ کی سی اول اسم بعد موافق لدنیہ مقبول القول اور مقبول لفظ اس کے ساتھ ہی لکھا جاتا
ہے عبارت و ہذا نہ کان اذ امشی علی الصخر عاصت قدمہ فیہ کما ہو مشہور قدمہ یاد حدیث علی
الاسنہ و لفظ بہ اشعر اور فی منطوقہم و البلاغہ فی منثورہم مع اعتضادہ بوجود شریعتی بل
ابہیم فی حجہ القام المنوہ فی التشریل فی قولہ تعالیٰ فیہ ایان بیات مقام ابراہیم الباقی تعیینہ و انہ
اشرہ مبلغہ و تواتر القائل فیہ ابوطالب و موطن ابراہیم فی الصخر طیبہ علی قدیمہ عافیا عمر علی
و بانی التجران حدیث ابی ہریرہ عن معجزہ تاثر ضرب موسیٰ فی الحجر ستا و سبعا اذ فر بنوہ لما
اذا نضی بنی من المعجزات و الکرامات والا و لیسما مشہد کما نضوا علیہ مع ما یوید ذلک جو
اثر حاضری بخلتہ علی قبیل فی سبب طبیعتہ حتی عرف السجیہا حیث یقال السجیہ بخلتہ و انہ
الاسنہ سترہ کسار فہم لیکون ذلک اقوی فی الایۃ و اوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ من الایۃ
التي ادیتہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلیٰ منہ انتہی خدا را اب کہی کوئی صاحب نصیب
عبارت خاصہ اہل نبیہ کی اور غور کری کہ تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومین اس حدیث کی کام
ہی اور کس تو ضیح و توضیحات تحقق اس معجزہ کا ثبوت ایت متنوعہ و احداث ائم موسیٰ و ہم قدم
و غیرہ روشن و آشکار کیا ہی جسے ظاہر و باہر ہے کہ انبیا کرام پیغمبر خدا کی سکندھ کثرت شہرت
اور کثرت اعتبار کہنا ہی علی سلف و خلف میں اور باہر ہی کہ انکی مثال امام سیکم کہ ہوا ابراہیم علیہ
اور حبشہ الزناظر و غیرہم مرجع فقہاء و محدثین سلف و خلف صاحبین میں نہ مثل نظیری و نظیریہ
اور سودا و غیرہ و قس علیہ ان اشارہ ہے انکار منکر قدمہ مصر تصدیق علیہ و فضلہ اشارہ الخلیل بن

ہو کہ بر چند منقولات مفصلہ باب اول سے تشریف تمام خواص عوام اہل ایمان کی قریب ظاہر ہوا ہوگی
 لیکن نظر یہ ہضرا شک بعضے حتی اشغال منکر صاحب بہادری جو کہ ہر طریقہ معقولیان مستدلان اہل سیر
 ہی کیطریہ سبیل رکھتی ہو اور داخل در معقولات دیتی ہو یعنی لکھنؤ ان سب قدر عقولم اوس شکل سے ہے
 بوجہ تام ویرا میں مالا کلام ظاہر کرتی ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و متفوش خاطر دینی اور ہر ایک
 مسقط خونی ہو جسے بہادر منکر صاحب اگر کچھ ہی عقل و ادراک سی نصیب ہو کہ کئی تو غور فکر کو کام نہ یابین
 منکر بلا خطہ ہر جا مدعوۃ النص صاحب موافق رہنے حسب شفا مقبولین اپنی اویسہ صحت تفسیر کثیرہ اور
 ایسی مجموعہ شکل اول بدریہ الاشاج کے غوث نقشبند سول اکرم کاشمیری وسطہ ہند و دین اشکا
 پادریں مثلاً معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصہ و کل معجزات ابراہیم
 و آیاتہ المنصوصہ ثابتہ لنبیاً فمعجزہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتہ لنبیاً کہ دلیل الصخرۃ اجماع المفسرین
 باقرہ المنکر العظیم الایم تحت قولہ تعالیٰ فی آیات منیات مقام ابراہیم ویران صدقہ لکبر قول صاحب
 الموسیٰ ح ما خص فی شئی من المعجزات والکرامات الادنیۃ کما انصوا علیہ اب خود منکر صاحب
 صغیر کیر اذکی اقران و اخوان میں جو چاہی ہو موجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض ہی کہی قرار دیکر
 صغر امر قوتہ قصد نتیجہ حاصل کر سکتا ہی جو کہ مطلوب ہی ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہی وسطہ
 پر درین انکار معجزات و سوا عقیدت کی اور جو اذکی مرض کو اس سے بھی شفا نہ تو یا قسمت یا نصیب
 صدق ہو چکی ہضمون من یصلل اللہ فالہ من ما وادری اتحقاق ہوئے بشارت و دعا فی قلوبہم
 فرادہم اللہ مرضا بلکہ قابل نذر و خطا ہوگی ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاء و اکثروا
 فیہا الفساد و فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالم صا و اعادنا ہد و جمیع المؤمنین
 اسرارۃ الاعتقاد الی یوم النشأ و بحق محمد و آلہ الامجاد یہ ہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاحصاء
 کہ عطا بہ کمال صاحبان ایقان حالانہ نور ان کے کسی جگہ سے رتبہ صحت کا حاصل ہو کہ کچھ نہ تو نور ان کے

سید الکملین پیر بری محمد بن اسلمین دویات حواہ نظمین لکھن حواہ شریف قول اوکا
 مقبول اسلیمان ہی اور ہی دیکھ لینا چاہی کہ بموجب تصریح اس مقبرہ مقبول منکرہ نقض سر
 مسجد بخد میں صاحبوید ہے کہ بلوغت پر ہے معجزہ ابرہیم سی و صدیق اجماع مناسبت صریح
 قاضی عیاض نمایان جو پیر شریف کو چاہیے کہ دستہ بازی یا افرایہ داری منکرہ غور کرے کہ صوفی
 میں مقبول چند کتابوں کے خاص اس کتاب کا نام ہی غضب خدا کا بدین مضمون لکھیا کہ معجزہ خود
 بنین ہو اجنا جو نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب پیر شخص خیال کر لکھتا ہے کہ اگر کچھ عدم
 یا قصود غیر مرتب ہی نسبت پیر صاحب کو ہے لکھتی تو کون موندہ ہو کر تاتا کہ کو کچھ
 گروہ کثیر محدثین ہم چاہیے ہوا کہ ناقص کہ یہ یا تو کسے زبان پر ہے لیکن چونکہ وہ صاحب عدم
 ثبوت بلکہ عدم وجود و حواہ تصریح نام نہ نہیں ہے رقم فرما ہو تو اب ایسی مدعی علم تک کذب اندر
 ہی پیر استعمال اور کیا تصویب کیا یا نہ ہو یا یہ کیا جاہ کہ انکا معجزہ تو نہ ہے استعمال کا
 انکا عدم ثبوت وجود در کتاب مقبول مرقوم حضور معجزہ رسول ہے کہ از بسکا انکا معجزہ نقض عدم
 قلب بر نقض ہے اور قلب بر نسبت مقصد ہی او سلی پر وہ پڑ گیا چشم بھیت از سر تا پای بصرت
 تو بصیر چشم سر پر ہی پر وہ پڑ گیا مرتبہ گویا دزد کا بدیا کہ کتاب مرقوم من مضمون نقض
 اصلا و کمالی ہی نہ دیا اندہ اپنی حفظ و امان میں کہی مضمون آیت ختم ہدی علی قلوبہم و علی
 علی اعباد ہم غشا وہ کا مصداق گویا ہم جو کہ خود را ہوا ہی خدا کری یہ غرض میں کریں کہ سب
 سے اس کتاب کا نام شمول کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ عند رنگ قابلیت درج مقبول کے
 بنین رکھ سکتا کہ جو جواب میں مفاد و اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم ہی میں کہ یہ ہی خالی
 از حی زہنیں کہ وہ وقت ہی بصیر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض نقد پر خیر
 خدام کا مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو ہی خالی از معجزہ یا اثر استعمال بنین خافہ اور تبرا

اور اگر بغیر دیکھی کتاب مرقوم کے نام لکھ دیا تو اذہر من الشمس اور اگر اس کمال سی خالی ہونے
 غرض ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا اور یہ کہتے آئیں کہ کیا کرینگے اور کلام ہی ہوتا ہے اس پر نظر فرمائیے
 ہی کا سید نظر تفصیلاً فسوس صد فسوس با اینہو ادعا فضل اور علم مذہبیت کہ وہ انہما اور یہ ہمارا
 معجزہ مخبر صادق مرتکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان بذاتہی عجیب خاصہ دایا اولی الایہ استل
 ایسی ذہنی معنوت کے اور ایسے صاحب برائے نئی معنی ایسی معنوت یہ مثل افدین جملہ انوار شہر
 چھوٹا کنس الجار جیل اسفار اور ارشاد و شہر کنس اندی استو قد نارا دوسری حضرت محمد راوی
 جامع الصحاحات میں لکھتے ہیں کہ ماضی علی الجار الاکان تکتہ قد صیہ فزکا کہ وہ اپنی بکر صدیق رضوانہ قال
 لیلۃ الفار اشر قد علی النبی علی الجار کما یشی علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یہ عرفون انار
 قد میک نیظرون بنا فقال احمر یا ابابکر کسمتہ قد بہت اشر باذن ہتدنا ای بہا یومسلا تو خدا
 غور کہ واد دیکھو کہ صفحہ دوم میں رسالہ منکرہ کی صفحہ ۱۱ کی ایک صحابی اختیار کیا ہے اسے
 باسناد ضعیفہ ہی یہ معجزہ ثابت نہیں ہوا پھر سوچو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کیا کہنا چاہیے
 معلوم کہ حضرت ابابکر صدیق رضی ز زیادہ کوف اور صحابی تصدق بخیر اپنی دین تجویز کیا چکے
 اور افضل ہو نہیں سکتا کہ انہو جہت بہت جماعت کی سب ٹی جانتی کہ کون بچاتا ہے ایسے
 فکر کریں کہ کس جماعت میں شامل رہے یا اس حدیث و روایت کا مرتبہ ضعف سی بھی کس کسی اور ڈب سے
 تعبیر کریں جس میں کس طرح کا ضعف ہوا وہی نہیں اور اگر بالفرض یہ بات ہو تو بھی اوکا کدنا
 او عام صرف وجود ایک کتاب معتدین بہر کیف ظاہر و باہر سی نہیں معلوم ان صاحب کو کتاب نظر نہیں
 تو کہ بیانی سے کہ غادہ ہی بجز ملاکت میں ڈالنی ناواقفین امت مخبر صادق کے اور شاگرد
 روح سیکر کہ کتاب کے علاوہ کلام معجزہ کے ایک تو بہتان کسی صاحب سے باسناد ضعیفہ ہی ثابت نہیں ایک
 کذب خبیث صدیق اکبر کے ایک بیگانہ کو کون کا ایسی دہوکہ سی جس ہزار عام دغا خاں تفلست

دوسرے

اور یہ کہ
 صاحبین نے
 یہ بھی لکھا ہے
 کہ یہ صاحب
 کی کتاب
 میں ہے
 اور یہ کہ
 یہ صاحب
 کی کتاب
 میں ہے
 اور یہ کہ
 یہ صاحب
 کی کتاب
 میں ہے

Handwritten marginal notes at the top of the page, including phrases like "فصل فی بیان..." and "در بیان..."

کین برین ایک کان بر اور بی اعتباری حاصل اجل اہل ایمان کی حفظا اللہ وہاہ پیسری
حاصل حسن دیار بکری حد النخیس فی اول النفس لکنتی من انہ کان لا یوتر فی الرل فطر دلیین
الصخرہ تحت قدمہ کہ انقل الامم فخر الدین الرازی اسیدہ کہ خاص عام عقلا اولی الاقدام
ما برین علم کلام اس مقام میں ہی غور سے توجہ دلی کو کام فرمادینے اور یاد رکھیں کہ حافظہ ضعیف
بکری حرکی اس وایت مرقوم منکر صاحب کا اور دیکھو او کنا باہام قایل ہو فخر الدین راز صاحب
تفسیر کبیرہ کے ساتھ غلطہ ابراہیم کے بوجہ حسن تامل اور اوکلی دیکھو باز یو کہو کہ وسطی بیکانی عوام طلبہ
خونک تھا اس نقل و تصریح صاحب جنیس نے یہاں منور کر دیا کیونکہ خباثت یاغیہ یہاں دیکھا گیا ہے
اور یہی صفو میں کہ فخر الدین راز ہی تفسیر کبیر میں قایل ہو میں بخا حضرت ابراہیم سوطی کے
شہاد الامم دیار بکری کے کہ تحریر فخر الدین رازی پر تفسیر کو اور کچھ خیال پلاؤ منکر صاحب کے انیسے مختصر
ملا واقف ہو معاذ اللہ ہرگز یہ غرض فخر رازی م کی بنین کہ یہ عجیبہ سخت میں بنین ہوا اور تصریح و توضیح
نام ان ہند مقام و دین پیچ باب دوم کے کہ ایسے تو کئی کئی خصوص کے بتفصیل صفحہ کے منکر طرہ تشفہ طاب
سفر میں آگے فاضل واو تہ کروا چوتھی شرا ابوہن کا کہ چون برسنگ می رتی ہو صرف سنگ شرا
قدم مبارک آن سرور باجوین شرا جلال الدین سیوطی استاد صاحب سیر می اپنی کتاب انورج
فی خصائص الحقیقہ لکھتے ہیں و ما اور دہ رزین صاحب الصالح فی خصائصہ کان اذ اعطی علی الصفحہ
اشرفیہا چہ علی بن بران الدین محدث انسان البیون میں لکھتے ہیں رایت الامم البیکہ رحم ذکر
تشریفہ فی الاحیاء حیث قال فی تائیتہ و اثر فی الاحیاء رشیک ثم لم یوثر بریل او جملی
رطبہ قال شرا جواصل عدم تاثیر قدمہ الشریف فی الرل کان لیلہ ذابہ الی الغارہ ای
تلبیس کان بذاتہ فی کل رمل مینے علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الرل یقول لای بکری
ضیع قدمہ مینوع قد فان الرل لا یتم ارادہ بختا بہرہ لیتجبر لکون فی طلبہ حسا فون میں

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including phrases like "فصل فی بیان..." and "در بیان..."

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, including phrases like "فصل فی بیان..." and "در بیان..."

پہر علی بن برقان الدین کتاب کو دین لکھتی ہیں فقہ اکثر فی صحیفہ مہینہ المقدس لیلۃ ال
وان ذلک اللہ بموجب الایمان ^{اسط} پہر علی بن برقان الدین کتاب مرقومین لکھتی ہیں ان
الحفاظ الزہری الحبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ انما الایمان الجہد فلا ان الایمان الجہد معروف
لنا وقد الان ہتہ الحجازۃ لکھ ولا یعرف لہن الحجازۃ بالنازل ولا بغيرہا و ہذا المبلغ و اعجب من ہذا
انہ اذا کان مشی علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ و ادا مشی علی الرمل لا یوتر فیہ خرقا للاعداد
واقیم ہو کہ قول محدث ہذا المبلغ و عجبا اشارۃ طرف اوی قول مصنف و تفسیر جامع معصر موب
لے **لوین** ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری فتح الباری لکھتی ہیں ایسی روایت مرقومہ کہ دوسو
تسار فتح المتعال لکھتی ہیں رایت بکۃ المشرق فی القبا فی القباہ اللتی و راہ فرم انتر قدم فی حجر
قیون انتر قدم لکھتی گیار وین فاضل نزار جابر کے کتاب نظم الدرر المرآۃ میں تفصیل
لکھتی ہیں ہر مقام حسیہ کہ لا و علی علی صخرۃ الا و اثر فیہا بارہ سوین شیخ عبدالحی محدث
ہلوی کتاب تاریخ النبوة میں لکھتی ہیں و ان الخملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می افتد و
ادوران میسر سوین بہر محدث مدوح اوسین سر جملہ لکھتی ہیں و بر کوہی کہ مخضر بنحو
می کہ داتر قدین شریفین ظاہری شد چو دہ سوین جذب القلوب الی دیار المحبوب میں
نسخ مدوح لکھتی ہیں کہ بعد بی ظفر وادرا لکان سجدہ نامند اور اوسین لکھتی ہیں بہ ثبوت سیدہ
حضرت در محلہ بنی ظفر جامع از اصحاب پیش ابن مسعود و معاذ بن جبل و غیر این سیدہ نامہ کہ از
بنی کہ در انجاست نشستہ اور بعد ایک اوقافہ کے پہر لکھتی ہیں بعضے از علما تاریخ نوشتہ اند کہ بر سر
انی گرفتہ باشند چو بران سنگ بنشیند حاضر گردد و ان خاصیت پیش اہل مدینہ مطہرہ قد یاد چیا
شہر رسیدہ است مطہری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این جد است سنگا کہ بر و انار است می تو
اثر حاضر بنجلہ حضرت است و بر سنگ دیگر مانند اثر فرقی واقیم است گویند حضرت برد
ندہ تحقق کے کس قدر توانا اثر انتر قدم حضرت سید المرسلین مثل توانا اثر قدما ہر یک بر مقام ابراہیم

پہر علی بن برہان الدین کتاب مذکور میں لکھتی ہیں فقہ اثنی عشری صخرۃ بیت المقدس لیلۃ ال
وان ذلک الاثر موجود الی الان اسہوین پر علی بن برہان الدین کتاب مرقوم میں لکھتی ہیں ان
الحافظ الزہری الحبلی تمیز این القیم ذکر فی خصائصہ واما الالۃ الحدید فہو
بالنار وقد الان ہند الحجارۃ للحجر ولا یعرف لہن الحجارۃ بالنار ولا یغیر ما وہا البغ وارجح من ہذا
انہ اذا کان شیء علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ وادامتہ علی الرل لا یوشرفہ فیہ قال لعاذہ
واضح ہو کہ قول محدث ہذا البغ وارجح اشارۃ طرف اسی قول منصوصہ ونبیہ اجماعی معہ موب
کے نویں ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے لکھتی ہیں اسی روایت مرقومہ کو دوسرے
صافتم المتعال لکھتی ہیں رایت بکہ اشرفہ ایضا فی القبۃ اللتی دراز فرم اتر قدم فی حجر
یعنی انہ اشرفہ کہی گیارہویں فاضل مرزا جابر کے کتاب نظم الدرر المرجان میں تفصیل
لکھتے ہیں صخر مقام حدیہ ہے کہ لا وطلی علی صخرۃ الادا شرفیہا یا رسول اللہ شیخ عبدالحی محدث
دہلوی کتاب تاریخ النبوت میں لکھتے ہیں واز انجلست کہ چون بر سنگ می رفت فرو می برد و
یا اور ان میسر ہوئے پر محدث مدوح اوسین سے سر جلیہ لکھتی ہیں وبر کو ہی کہ آنحضرت کو
پر امی کہ داشرفین شریفین ظاہری شیعہ و سہوین جذب القلوب الی دیار المحبوب میں
شیخ مدوح لکھتی ہیں کہ بعد ہی ظفر وادرا ان مسجد بعلہ فامند اور اوسین لکھتے ہیں بہ ثبوت رسیدہ
کہ آنحضرت در محلہ بنی ظفر جامع از صہیل ابن مسعود و معاذ بن جبل وغیر ان رسیدہ نماز گزار
دربستی کہ در انجا بست نشستہ اور بعد ایک اور قصبہ پہر لکھتے ہیں بعضے از علما تاریخ نوشتہ اند کہ بر بنی
کہ حملہ نبی گرفتہ باشند جو بران سنگ بنشیند حاضر گردد و ان خاصیت پیش اہل مدینہ مطہرہ قدیاد حدیث
و بعد شہر رسیدہ مطہری می گوید کہ در حرہ کجانب قبل این مسجد سنگی است کہ برو آثار نبوی گو
کہ ان اثر حاضر بجلہ آنحضرت است و بر سنگ دیگر مانند اثر فرقی واقع است گویند آنحضرت برد
اس محدث محقق کے کشف رتو اثر اتر قدم حضرت سید المرسلین مثل تو اثر اتر قدم ہا بر ہم بر مقام ابراہیم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مطهری گفته اند در این سجده اگر کسی در سجده از حیثه قبله که میگوید انترسم بعد از آن حضرت سست و
در غیاب انترسم بعد از آن سجده میباید که آن سجده را که بر آنجا نمیکرد و بر سرش گذارند اگر ایشان سست
و مردم زیارت آنها ترک می جویند انتهی یکسویین پیر شیخ عبدالحی سحر تدریجین بگویند
مین اگر نرم کرده حدید بر او داد و نرم کرده شد سنگ سخت بر آن حضرت انتهی یکسویین
ابن جوزی کتاب وفاء بقبول منکره بادرین بگویند من قال ابو نعیم الحافظ لما دخل رسول الله الفاس
قال سلمه الى الجبل ليخففه شخصه عنهم قال ان شئت الجبل حتى ادخل رسم واستروح الى حجر من جبل
الاصم

ارشاد و اہد اکو بغور دیکھو وہ یہی واما معجہ اثر قدم النبی علی الصخر فقد بلغت عندہ سلم
التبرہ لعل منکر لم یظفر الی کتب لہ فیہ احوال خیرہ و التبرہ انتہی یعنی حافظ مدوح فرما رہا ہے
معجہ اثر قدم نبی کا تحقیق پوچھا ہے نزدیک اس پر جاوے گیجئے شہر کو یعنی ایش شہر جو یہ کتب

کرتا ہی آنحضرت سے سین باقی رہنا اور پڑھتی اپنی کے ساتھ جلی آنحضرت کے اور پڑا سکی پس شوار
سوا و سچرتی اوکی پس نرم ہوگی تاکہ سہل ہو جانا آنحضرت کو پس لایق تری ساتھ نرم کر نیکی اوس سے
یعنی جب پھر نرم کرتا ہی تو تو انسان کی چھٹی یا دہم جا پتی ساتھ اسکی کہ پڑی معاذہم حضرت مکی
فی لفت پر باوجود علم ہی کے ساتھ اوصاف جلیلہ آنحضرت کی پس یہی مراد و مقصود معاشعہ جو ذکر کیا
ہی ناظم فی اور ہوا اسکے اوس شخص سے کہ کلام کیا اور خصائص آنحضرت کی لین بلا سند اور عبارت
سیوطی کے کچھ خصائص اسکے یہ ہی اور بعض کچھ سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب محبت
بیچ خصائص کے تہی رسول خدا جب کہ پتی تہی برتوں ہو جاتا اوسین یعنی بطریق معجزہ و فوق
عادت تلبیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شرح قصیدہ کو بلا طاق لیاں کہ ہر مکرر بار دہر ایک کلمہ
بلا سند کو پکر کہ بار دین تیر ہویں صفحہ میں اپنی رسالہ سنکرہ کی فرماتی ہیں کہ شاعران مداحین اگرچہ
معجزہ و نظم و شعر خود آوردہ اند کہ کچھ دیکھو بلا دلیل ایان صلاحیت اعتبار انداز و عجیب طرز رنگ
ساز کردہ مطلب را از شرح قصیدہ ہمزیہ نگاشتنہ در حق ما خود را پیش گذشتہ تر تم انتہی نمود و عبارت
بعد از اور محیط تحریر نیاورد پس عبارت مابعدش این است ثم بذالذی ذکر ان نظم ذکر غیرہ من نظم علی
الخصائص لکن بلا سندی آخرانی شرح القصیدۃ التہنئۃ اور بعد اسکی لفظ سند پر ایک کلام طویل
بقول عبارت شرح الغزویہ غیر خواہ خواہ عوام کی یہاں نیکو لا اور اپنی دست میں سے بڑی سند نکال چکا
یہاں تک کہ حال زور و شور سی کہتی ہیں کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا اصطلاح اسل حد بہر دو
طریق قاطع بیہ اثبات مثبت است الخ اور دیانت واریہ کچھ ہی کہ الی آخرانی القصیدہ کہ کچھ خاص
مستندہ کو خود مبہم کر گئی کہ نقل عبارت مرقوم بقصد شرح جو ہمینی کہی ہو یہی اسی سہو یا ہم باشد ہونو
ہو انکار کا بوجہ ان حدیث و مرد و ہی اول تو کمال دیانت ہی منکر کی کہ ریت سیوطی پر
مختوی سند ترین حدیث صاحب حدیث ہیست و اما سند حدیث کہ کچھ ہم و اعتماد جلی سند کا حسب روایہ

راویہ کے کوئی اور حدیث صاحب حدیث

سید نوید چلی
کوئی ان کے کیا دوسرے
حضرت سلیمان
نظم میں پانچ
مداح میں سے ہیں
میں سے ہیں ان میں
کے ہیں یا سند میں
اور
فردوسی البیان میں
چونکہ سند میں
چونکہ سند میں
یاد میں کہ کچھ
یاد میں کہ کچھ
جاری سند اور کچھ
مستندان کے ہیں

سی قریب ظاہر ہوتا ہی قول شارح میں سی ترجمہ کر کے نقل کریں اور تفسیر حیات صاحب موصوفہ
 وغیرہ میں شیخ اہل سیر پر صد یہاں تصدیق حضرت صدیق اکبر تک کو پیشیت رکھو و معجزہ
 مرثومہ کو بلا دلیل خیر صالح الاعتبار یکنین فاعبر و اما ادلی الا بصار دوسرے نسبت دینی نیز نگاہ کر
 مومنین شہین معجزہ خیر صادق کو خود شہیدہ ہادی منکر کی کچھ بدین یہ عین نظر اسوۃ جانین کو
 یقینی کو باجانب سرور کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت کو ساحر تعبیر
 ہی کما شہد بہ کہ ب اللہ العزیز المنان اکھتد علی حسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
 یا یہ کہا جاو کہ اب کچھ کہتا منکر کا منظر صدق المرء یقین علی غفک یا دہی کہ ترک عبارت
 حسب عوم منکر اصل مفید مطلوب ثبت بنسبت بل عبارت مذکورہ یادہ تر مثبت عامی مثبت ہی کیا
 سیطرہ اقرب علی الفطن اللیب کہ چونکہ مثبت کو ضرر نہ ملے اسلئے انکار زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی ہی سہی ضرر
 اوتنی ہی عبارت ضرر بیان کر دی ہو مگر ناظر ان با بصیر ہوید کہ منکر بہادر ایک مگر اقول
 سی ذکر کیا اور سدا مگر اجسین کہ سند مقتدی پیشیت کیا اور صلا مضمون لا تلبسوا حتی بالابر
 و تلبسوا حتی وانتم تعلمون اندیش کیا تیسرے میں اس کلام شارح کو حسین کہہ لکن بلا سند ہی جسے
 دیکھ کر آپ مہوت ہو میں سند انکار اور مفید منوعہ عم کرنا صا اقرار ہی خیانت کی یا انہما
 عدم بلوغ مقصود و ام کلام شارح کا اور سر نہ عدم ماریت ہی اطلاعات و معانی کلام جامع
 علی حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کہ ہر اور محض سوا ابو ہریرہ محض علمائین بلکہ اس عبارت مذکورہ
 میں ہی بہ حیثیات کاریسی باز بنین آئی کما ہو ظاہر علی غیری عبارتہ المنقولہ و متقولہ لقا المر قومین
 المنسجم الصمیمۃ بالجلد بہ کہیف مقصود شارح نہر طریق قاطع منہ انکار منکر ہی
 اس کو جو بات کثیرہ سبب و تفصیل ظاہر کرتے لیکن یہ عجاہ مقصود لا تقصروا ہی اسلی ضرر
 چند و جو محض ہی کہدی میں منصف غیر متعصب نفس نظر ان کی ہو تو دفعہ ہی منکر کی محض ہو کا

بنی بلا سندی اور سمجھا نہیں کہ مقصود مراد شریع کیا ہی اور سبب کا طرہ عدم معلوم و محال است
 مرقومہ ہی یا وہی اثر استحلال معلوم اگر مشکوہ راہی فہم و ادراک کا مذمتا تو بیشک اس معجزہ کو تشریح شام
 مستند جانتا اور ایمان لاتا اول وجہ تو ہم بموجب کسی عبارت کو اگر تہ کی مطابق دایم صلطی جہا نہ
 ظہری محدثین لکھتی ہیں بابرین علم کلام و اہل بلاغت و معانی کی کتابت و باریکی کو یاد دینے مختصر کہ
 کلام شریع ہی کا شمس وسط السماء ظاہری معجزہ مستند ہی کیونکہ وہ ذکر ناظم و بعض اخبار کو مستند
 کتب ہی نہ اصل معجزہ کو اور مویہ کی ہی عبارت ماقبل و مابعد کا سبب فی الواقع الہی شکر جوتو
 کمال سعادت ہے اور حدیث فہمی کا بری من ترائی سی کہتی ہیں اعجاب العباد ہی کہ نہ کلمہ بلا سندی
 ویسی دیو کی من گنی کہ انکار معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شریعی نکلتا تو خود صاحب اعجاز
 منکر ہو جائے کہ مذاق اس کلام کا ہر مصطلح ہر شین پر سودا ہو جائیگی بالغرض اگر لکن تفسیر ثابت ہی
 کوئی حق لکھتا ہے ہی ہر حدیث و کلام اہل حدیث نفی کو کام نہیں فرما سکتی شکر بیو طرہ تہ جمع
 بین الروایتین الصحیحین المتضادین شاید دیکھا ہی ہو گیا ویسی مقام میں تو نہیں معلوم کیا کیا نسبت
 صدیقین و صلحا کو دیتی ہوئی بالحدیث عرف لکن بلا سندی تو اکیطہ اگر غیر ثابت ہی خاص نسبت ہی دیتا
 معجزہ مرقومہ ہوتا ہی انکار منکر مردود تھا اگر نہ مقدمہ اور خاتمہ شرح سند السعادتہ کہ منکر جو
 دیکھیں اور سمجھیں تو ویسی دیو کی نہ کہ وہاں ہم حرر اللطیفہ حرف نظر برہت ہو سیری عبارت مقام حیات
 خاتمہ کی نقل کرتی ہیں بداندیشیم مصنف صاحب تہ لقا و تقدس ریختہ بسیار تو غل نمود و مبالغہ
 فرمودہ است و مقام استقامت آمدہ و تقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اندرین باب کردہ جملہ از احادیث
 جرح و طعن نمودہ است بعض حکم بعدم صحت کردہ و بعض بعدم ثبوت و بعض حکم بوضع و افتر نمودہ و
 بعض خط رد و بطلان کشیدہ و حال آنکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است
 دزد و کبرا کی ملامت دین انقضائے محدثین مقبول و ائمہ فقہ ترک و احتجاج دران نمودہ سلطان عبدین

تہ عبارت
 سند السعادتہ
 شریع

محققان را بر این امر تاکید می‌کند که در هر صورت، هر چه در این باب گفته شود، باید با احتیاط و تدبیر عمل شود و نباید به سادگی به آن عمل کرد. (۲۵)

باب طایب در ادبی حیرت و وحشت اندازد و اما علم مردم صحت و سقم اصطلاح حدیثین چندان جزو اعتبار ندارد و چه حدیثی چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب از اصحاح شده گویند بنده باطل است این صحیح است بلکه قسمیها بصحاح باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذات و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده مکرر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و میگوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذات است یا چنانکه در تفصیل و تشدید که در شرح و توضیح کرده اید فرقی باشد موافق این اجزاء بعضی درین با نقل کردیم و قولی که گفته بصحت نرسیده یعنی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان شد بدو عبارت که صحیح نشده و صحت نرسیده یکی بود و دیگر تفصیل صحت چند امور صحت و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذات است و نیز نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تقادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک نرسیده لفظ دیگر است مضافا فخرین درین باب بسیار دارد و مانند تغییری که در لفظ رد و ادراحت دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتاری همچنانکه در مسایل فقهیه خلاف است که یکی بوجوب رفت دیگری بحدیثی که در دست دیگری کرده بین داشته باشند و اگر کرده و دیگری او را دست داده و درین باب نیز مثل این اشتقاق راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماع حدیثی را تضعیف نموده یا بضعف کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح نمایند و اثبات نموده این معنی بر مشتمل و متفحص در حدیث است نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث بماند که درین باب علو و ازاوا دارند و در تضعیف

در این باب طایب در ادبی حیرت و وحشت اندازد و اما علم مردم صحت و سقم اصطلاح حدیثین چندان جزو اعتبار ندارد و چه حدیثی چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی در این شش کتاب از اصحاح شده گویند بنده باطل است این صحیح است بلکه قسمیها بصحاح باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذات و غیره بر یکی از این اقسام سابقا معلوم شده احتیاج با عاده مکرر آن نیست اکنون که می‌خواهیم نفی صحت از حدیث بکنیم و میگوییم که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول بکنیم که صحیح لذات است یا چنانکه در تفصیل و تشدید که در شرح و توضیح کرده اید فرقی باشد موافق این اجزاء بعضی درین با نقل کردیم و قولی که گفته بصحت نرسیده یعنی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح و بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدیهه صحت نرسیده پس بر دویم صحیح نموده بایان شد بدو عبارت که صحیح نشده و صحت نرسیده یکی بود و دیگر تفصیل صحت چند امور صحت و وحشت نبود اما آنکه می‌گویند ثابت شده و بی‌شک نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن لذات است و نیز نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع تقادیر تواند کرد و نفی لفظ حدیث بود و نفی حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بی‌شک نرسیده بلکه آنچه بی‌شک نرسیده لفظ دیگر است مضافا فخرین درین باب بسیار دارد و مانند تغییری که در لفظ رد و ادراحت دیگر خوانند الی آخره او بر حق محقق محدود شده بلکه گفتاری همچنانکه در مسایل فقهیه خلاف است که یکی بوجوب رفت دیگری بحدیثی که در دست دیگری کرده بین داشته باشند و اگر کرده و دیگری او را دست داده و درین باب نیز مثل این اشتقاق راه دارد و بوقوعی آید شخصی یا جماع حدیثی را تضعیف نموده یا بضعف کرده اند قوم دیگر آنرا تصحیح نمایند و اثبات نموده این معنی بر مشتمل و متفحص در حدیث است نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث بماند که درین باب علو و ازاوا دارند و در تضعیف

اینکه نظر به این اقسام و تفاوتها

۲۹
 او کبریا و کیفیت او زیاد مقصود بود تمام مقدمه او را در یکی هزار مضامین که منقوش در طبرستان
 کر لکن بقدره الحقیقین و محدثین شیخ عبدالدیر فیروز آبادی استغفر الله عنہما در این کتاب که الاجتماع صحیح
 صحیح شده و او بر هر یک بن در باب القیاس تحت چیز ثابت شده و او بر هر یک بن در باب صلوٰۃ خلف
 کل برد فاجز حدیث صحیح شده و او علاوه کنی ملاحظه نماید هر قوسه با نظر کنی کو طایر گو که هر قسم بیست
 بنیروی و ده حدیثین میں جو صیحا مسته و غیر ملک خاصه صحیحین کے جتنی کہ منصوصی و احادیث
 او عنین با سند و استناد و او را بنمید و الحقیقین معجم باطلات و اندانی مطلق بویان و او برین
 کتاب اصول و فقہ و ریاضی تحت اجتماع قیاسی شیعہ کی ان سب کی تعبیر عقل و استنباط و غیر
 منصوص و طبعی کتاب و سنت ثابت و مصرح و قطعیت صلوٰۃ خلف کل برد فاجز بن حجت الاجتماع خلاف القیاس
 ظاهر کما قال الحق الملو علی سنت جماعت بران جماع کرده و کتب عقاید آنرا ذکر کرده و آنرا از علما
 سنت جماعت شده اند بر خلاف آن فرد که عصمہ امام شرط کنند و اجتماع ان قطع شده و مقصود
 و باجملہ دینی حقیقت حدیث ظنی است و اصحیت اجتماع قطعی انتہی و از یاد تفصیل نسبت ایک کی
 بحال کل اید و اشعار کنی بر تفصیل ایک کی موش تطول و اوشفی نام عبارت خاصه مرقوم
 انصاف بر طایر و منکر کنی بجوی ممکن تو حاصل مرام طویل کلام مختصر آری که حدیث صحیح و مقبول
 بدان نسبت اجلات صحیح شده و بصحت زمره و ثابت شده با انجم مراتب مرعی و مقبول علی سبب
 ذوی الاضام ہی سبطین اگر اخلاق کفر غیبات ہی کلام محقق ابن حجر شراح قصیده درین موش و انجم
 علی حدیث او بر هر معارض کلام محدثین مرعی و مقبول کنی که این فکر لاسند و سبب نسبت
 بر کمالی کنی که عدم تدرک مستلزم عدم وجود و حقیقت بنین خانه لایزم مرعی علم ملکات غیبه
 و الحقیقه او ملک بعد و لایزم من عدم سوتشی عند عدم ثبوت فی الحقیقه فاقم و تدریج علم
 ان بنی الذی ذکرناه علی طریقہ عباده الحدیث منکر خود او بر سبب و احادیث بنین جانی تو

[illegible]

بیشمول صاحب بخاری و صاحب مسلم ان کا نام نامی پر درج کر کے شروع میں لکھیں مگر کہانی اور اسبب الیہم کا فی اسند الی البی لا ینتم قدر خواہ از و اغو نامعنی یعنی تحقیق میں جو اسبب اسبب کی حدیث طرف ان کے حدیث کی تو گو یا معنی اسناد کی طرف نہ آئی اسکی کہ تحقیق فارغ ہو گئی و دوسرے اور بی پروا کر دہنوں نے ملکہ دوسرے اتنی اسی جابہ سے کہ تعلیقات ہی مقبول کے مقبول مقبول ہو میں چاہی تعلیقات الی عبد بن اسماعیل بخاری کہ بالاتفاق مجز و لا الاعتقاد و الاعتقاد ہی اس میں غیر ضروری مگر معلوم جس کی کہ بہاد تمام عمر حاشیہ شرم بخاری و خلاصہ ہے میں تو دو ہونے ہی نہایت تو تحقیق سند و اس طرف زین کے یا سحر و مسلم کی مثلاً اسی ہی حدیث کے معنی کر کی الی اصل قابل پر بخاری یا معنی یا سحر و مسلم صدیق البر فی بخاری یا اسبب اسناد ان شمار میں طریق المتن اور فرع الحدیث الی قائلہ وجود تحقیق کر دیا کیو مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرے یا سحر تعلیقات یا غیر تو گو یا یکتہ ہی ابو عبدہ بخاری سند ہی معتمدی اور اسطرح زین صاحب جو سبوطی نقل کرے تو گو یا یکتہ زین صاحب سند ہی معتمدی یا گو یا یوں کہ زین بخاری ایک ہی ہم اسے نقل کرے میں لکھیں یہی تمام سند میں کہ بلا سند ظم و غیرہ بخاری اس شرم بخاری گرفت کر کی ہی انکار نہ کرے ضروری سند میں کی عبت نصیحت کی و ان ہی اور اسبب اسناد مقبول میں اصل ہوا اتنی مصرعہ لکھا ہوا نہیں تھا کیسے قسمت الخصر مقصود شراح یہ کہ ناظم اور بعض کتاب میں بلا ذکر ذکر کیا یہ کہ حقیقہ بلا سند ہی چنانچہ سبوطی نے سند زین صاحب ممدوح تصدیق کر دیا یا سحر یا سحر بخاری یا سحر بخاری قدر الی اور ترجمہ رسالت یا ہی دینہ معلوم کہ کذا فی حاشیہ و کذا فی خلاصہ و نزول مثلاً بہ و طریق قاطع ہے میں نہیں است الی آخرہ تا حکم تیر بار گشت یہاں ہم اصل عبارت منکر اس پر کہ سند زین کی اصل صبرہ فن بعد ملاحظہ تطبیق خط نام او یا سحر ہے ملاوہ اسکی ہم ایک اور تصدیق ہی منکر کی ہر کتاب کی دینی میں ہر شخص غور کر سکتا ہی تمام کتب قد مشہور یا اس شرم صد و گز و ضرر و غیر ہا سبوطی و متن و وفاد ہر طے میں صد احادیث و روایات سے کہ حسب طریقہ مدعوئے ذکر اسناد ہر گز و میں نہیں لیکن کوئی علم

بہول کی اگر صحاح زرین کو ہی کتب بعد وہ میں کہہ دیتی تو گو کہ یہ اور بعد وہ میں کہہ دینا وہ میں کہہ دینا

بہول کی اگر صحاح زرین کو ہی کتب بعد وہ میں کہہ دیتی تو گو کہ یہ اور بعد وہ میں کہہ دینا وہ میں کہہ دینا
 کی رو سے ہی شمس الہی لیکن اپنی دلیل تو خوش ہوئی ہے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے کہا کہ
 تصنیفات انہیں کتب بعد وہ شہتم کے سند خود دلائل میں اور محققین ائمہ شیعہ نے ان کو ایک ایسا مردہ کہہ دیا ہے
 میں مثل صاحب جوامع تخریق ابن حجر کی وغیرہ کا ملاحظہ علی طری کتبم سیانست ہا کہم در شیخ نکال دین
 ابن ہمام اور امام خود شمس الم اور محقق دہلوی غیر ہم محققین جو جو توفیق اور استخراج حدیث مراد ہو سکے
 مستدرک کی کہ بیشتر علی شریحہ میں لکھتی ہیں بارہین فن حدیث پر روشن آشکاری جو مختصر کیہ بہ نظر ان
 صاحب نظر کی کتب پر بلکہ ہر مقدمہ شرح سفر السعداۃ پر تحقیق دہلوی کے ہی کتب ہی جاننا کہ عدم
 توفیق مستدرک حاکم وغیرہ کتب بعد وہ منکر مستدرک ہی اور ہم تصدیق کی بسط و تفصیل بقول عبارت
 محققین مرقومین یہاں لکھ دیتی لیکن چونکہ یہاں ثبوت معجزہ مرقومہ بجا رہا ہے تبصرہ نقضانی الحق ایما علیہ
 کجایں الحق دلیلو دلائلی زرین صاحب صحیح وغیرہ محققین کے سے ثابت و متحقق ہو سوا مقام میں اب
 گفتگو اس باب میں مستدرک محض در طول کلام ہر اسلٹی اسلٹی سے طے کیج مشابہ تصور لیکن ہم
 جو کوہ تین فیض کئی دیتی ہیں کہ اس قسم کی باتیں اکابر و کبار کی بعض باتیں ہوں بجا کہ
 موشہ نکالیں در خانہ اگر گسٹ ایک ہر سبب قاضی و تدبر الحق میں پیدا اللہ فلا مضل من
 یضللہ فلا مدی یضییعہ من یرعایہ فتح المتعالی بطریق سؤل و جواب کے لکھایں صورت
 سوال کہ فی المدایح النبویۃ لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ صورت جواب کہ قال الحافظ السیوطی
 فی الخصائص ما اور وہ زرین صاحب الصحاح فی الخصائص فی المدایح النبویۃ لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ
 الحدیث میں جو باتیں وہ قد لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ دلائل میں اور لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ
 کان اذا مر علی البصر تحت افراشہ اذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ قال ابو داؤد و تاجا یہ یضییعہ من یرعایہ
 مستدرک انتہا کہ یہ کتب میں انتہا نہ ہو سکتی ہیں لیکن اگر ان کا نقل و کتب میں من المذہب و شیعہ

بہول کی اگر صحاح زرین کو ہی کتب بعد وہ میں کہہ دیتی تو گو کہ یہ اور بعد وہ میں کہہ دینا وہ میں کہہ دینا
 کی رو سے ہی شمس الہی لیکن اپنی دلیل تو خوش ہوئی ہے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے کہا کہ
 تصنیفات انہیں کتب بعد وہ شہتم کے سند خود دلائل میں اور محققین ائمہ شیعہ نے ان کو ایک ایسا مردہ کہہ دیا ہے
 میں مثل صاحب جوامع تخریق ابن حجر کی وغیرہ کا ملاحظہ علی طری کتبم سیانست ہا کہم در شیخ نکال دین
 ابن ہمام اور امام خود شمس الم اور محقق دہلوی غیر ہم محققین جو جو توفیق اور استخراج حدیث مراد ہو سکے
 مستدرک کی کہ بیشتر علی شریحہ میں لکھتی ہیں بارہین فن حدیث پر روشن آشکاری جو مختصر کیہ بہ نظر ان
 صاحب نظر کی کتب پر بلکہ ہر مقدمہ شرح سفر السعداۃ پر تحقیق دہلوی کے ہی کتب ہی جاننا کہ عدم
 توفیق مستدرک حاکم وغیرہ کتب بعد وہ منکر مستدرک ہی اور ہم تصدیق کی بسط و تفصیل بقول عبارت
 محققین مرقومین یہاں لکھ دیتی لیکن چونکہ یہاں ثبوت معجزہ مرقومہ بجا رہا ہے تبصرہ نقضانی الحق ایما علیہ
 کجایں الحق دلیلو دلائلی زرین صاحب صحیح وغیرہ محققین کے سے ثابت و متحقق ہو سوا مقام میں اب
 گفتگو اس باب میں مستدرک محض در طول کلام ہر اسلٹی اسلٹی سے طے کیج مشابہ تصور لیکن ہم
 جو کوہ تین فیض کئی دیتی ہیں کہ اس قسم کی باتیں اکابر و کبار کی بعض باتیں ہوں بجا کہ
 موشہ نکالیں در خانہ اگر گسٹ ایک ہر سبب قاضی و تدبر الحق میں پیدا اللہ فلا مضل من
 یضللہ فلا مدی یضییعہ من یرعایہ فتح المتعالی بطریق سؤل و جواب کے لکھایں صورت
 سوال کہ فی المدایح النبویۃ لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ صورت جواب کہ قال الحافظ السیوطی
 فی الخصائص ما اور وہ زرین صاحب الصحاح فی الخصائص فی المدایح النبویۃ لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ
 الحدیث میں جو باتیں وہ قد لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ دلائل میں اور لانیہ البصر و اثرت قدمہ الخ
 کان اذا مر علی البصر تحت افراشہ اذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ قال ابو داؤد و تاجا یہ یضییعہ من یرعایہ
 مستدرک انتہا کہ یہ کتب میں انتہا نہ ہو سکتی ہیں لیکن اگر ان کا نقل و کتب میں من المذہب و شیعہ

۱۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے
 ۲۔ گناہوں سے باز رہے اور اللہ سے ڈرے اور
 ۳۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور اللہ سے
 ۴۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۵۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۶۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۷۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۸۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۹۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے
 ۱۰۔ ملے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ سے

[illegible]

اور بعد از شکاری مکرر باز و زیادہ تحقیق ہو مختصر کہ بحال حیات تہا سچ کا کتب تک ثبوت بخیر سندین
 اس طرح لکھا کہ کتب لیکن قبضہ زرین جیسے صاحبی وغیرہ کی سند صرف پایا اور بنی انگریزی کتب کا نہیں
 یہ تصدیق ہے کہ انہو جہ الا تصنیف کی اور اس کی شرح میں لکھا کہ جو حدیث و آثار میں آئیں لکھنا ہوں
 اسناد صحیحین اور اس معجزہ کو ہی پسند زرین درج کیا چنانچہ یا سچوین آیتسویں روایتیں لکھنا منظور
 ہی بلکہ علی بن برائین اور صاحب فتح المتعالم و نو محقق بعد تعجبی انکار شیخ فی الفتا و توضیح ثبوت فی
 برقیہ کر قی بن قتادہ و اول اور صاحبہ حسنہ فقہ کی ہی یعنی شیخ فی قول اول بعد و نو سند رجوع کی چنانچہ
 جیسے عمر ابو یوسف ہی طریقہ حسنہ جاری کیا یعنی علی بن ابی ریح کی کتب الفقہ فی البدایہ قال من باع ما لم یہ فلا خیالہ
 و کان ابو حنیفہ یقول اولاد الخیار اعتبار الخیار العیب خیار الشتر و قس علی ہذا حدیث مسایل بنی کمالہ رجب
 وغیرہم برود و قور یہ احادیث و روایات کی اجماع ہو قول اول سیطرہ حال جلال الدین سیوطی کا اس
 اور یہ کمال دیار و در اوصیاء شعاری ان برابر کی کہ مثل ارباب زانک پاس سخن ہو نفس کو دخل نہیں
 تھی قیبت کسی حد و اثر پر مخالف اپنی فتوے و قوف پایا فور رجوع خدایتا ہدایت و ہمارے صاحب ہاد کو
 ہی کہ وہ ہی رجوع کریں بالفرض و تقدیر اگر وہ دیانت و امین اور سر علیہم و نو سند و روایات
 منکرین تو اب تو اتنی روایات سند و پیہر منہی او نہیں کہ دیا جائی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ علیہ
 سیما اتباع سیدنا و امامنا اعظم صاحب وغیرہ ائمہ رجوع کریں تو اب سابق ہمیں ہم ایک و تقریر
 او نہیں عجزا ہی میں غور کریں حدیث شامی کی ایک کتاب حلیل و طویل کے تالیف میں شیعہ ہی تھا صاحب طرف کا
 خیال تھا پیہر معجزات اونی لکھی اگر ایک معجزہ کی زندہ و متیاب ہو سیکہ نظر پڑی تو کونسی تعجب کے بات
 منکر جو خود اپنی تین دیکھیں اپنی دلیر شرمندہ ہو لہذا کہ بہت احوال و قوائین جو دیگر مابین کے
 ہوئی جیسے یہ نام رابک رقم فرما ہو کہ انہیں ہی بہترین و احال آئے ہیں عجزا ہدایت و رجوع صاحب ہاد
 فقہ کے او نہیں منہ کہ دیا تو جیسے طرہ انکو باوجود وجود و دیانت و سیطرہ حدیث شامی کو ہی

اور یہ کمال دیار و در اوصیاء شعاری ان برابر کی کہ مثل ارباب زانک پاس سخن ہو نفس کو دخل نہیں
 تھی قیبت کسی حد و اثر پر مخالف اپنی فتوے و قوف پایا فور رجوع خدایتا ہدایت و ہمارے صاحب ہاد کو
 ہی کہ وہ ہی رجوع کریں بالفرض و تقدیر اگر وہ دیانت و امین اور سر علیہم و نو سند و روایات
 منکرین تو اب تو اتنی روایات سند و پیہر منہی او نہیں کہ دیا جائی کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ علیہ
 سیما اتباع سیدنا و امامنا اعظم صاحب وغیرہ ائمہ رجوع کریں تو اب سابق ہمیں ہم ایک و تقریر
 او نہیں عجزا ہی میں غور کریں حدیث شامی کی ایک کتاب حلیل و طویل کے تالیف میں شیعہ ہی تھا صاحب طرف کا
 خیال تھا پیہر معجزات اونی لکھی اگر ایک معجزہ کی زندہ و متیاب ہو سیکہ نظر پڑی تو کونسی تعجب کے بات
 منکر جو خود اپنی تین دیکھیں اپنی دلیر شرمندہ ہو لہذا کہ بہت احوال و قوائین جو دیگر مابین کے
 ہوئی جیسے یہ نام رابک رقم فرما ہو کہ انہیں ہی بہترین و احال آئے ہیں عجزا ہدایت و رجوع صاحب ہاد
 فقہ کے او نہیں منہ کہ دیا تو جیسے طرہ انکو باوجود وجود و دیانت و سیطرہ حدیث شامی کو ہی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

و دیکند ای دیا تو کیا عجب اب اگر احاطات پر بی نه بچین کے تو برین پتر ایسی چھپر و انعم با قیل لیس
شمس وان لم یرہ البصر و قد در سعد شیرازی اگر نه منید بر و ز شیر چشم چشمه افق اکین
بلکه عجیب ہی کہ ہمارے سب سے عمر میں کسی ایک معجزہ کی ہی تحریر تو معلوم پہلی قلم کیا تو انکا پر اور ہر
نوش طلعی کہ وجوہات و براہین فنی و انکار پر استدلال و امر ہی حتی کہ حاضر ہی سب لکھیں کہ حقیقت
مقام عبرت ہی حفظ نہ من و سوس شیطان الرجیم و ہدی ہند المنکر الامیم ^{۳۸} ایہیہ مسعودی
کشف الاسرار میں امام ابراہیم تختی قمر کے کا فیہ آیات مینان قالم ابراہیم لکھتی مین و ^{۳۹} اشیخ ان مقار ابراہیم
الحی الذی قالم علیہ ابراہیم عندنا و فیہ ظہر اثر قدیمہ کا ظہر لنیسا اثر قدیمہ ہی شباب کہ ہی
۳۹ اتنا لیسو مین بعینا مثل تفسیر قوم تصد تفسیر عکرمین ہی ہی کہ اب اگر تحریر عبارت محض زائد ہر
بطور ہی نہیسا فلینظر ایسا چا لیسو مین تفسیر مکنون ابو شجاع البلخی مین فی آیہ واتخذوا انصافا
ابراہیم صلی مین ہی کہ نہایت تفسیر جلیل القدر و معتبر ہی تفصیل و تصریح مقام ابراہیم احوال کثری مینونی
حضرت ابراہیم کی اوس پہ لکھای ظہر اثر قدیمہ کا ظہر فی العجینہ معجزہ ظہر الی ایہا جلیل البیان ہند
تعالی و حسن تفسیر و لا یتقوا الله الا انهم انفسہم تعالیا سنوہ و اما ان الی حدیثہ
فہو ابغز و اعلیٰ منہ لا یتظہر اثر قدیم الخلیل ابراہیم علی الحجر مرہ واحدہ عافیا غیرا عل و قد ظہر اثر قدیمہ
علیہ مرہ بعد از مرہ مع ماہر اذ غیرا عل علی اثر حافہ فخلہ ایضا فکما اثر قدیم خلیلہ تعالیٰ الحجر لم یحج و لم یفعل
ایدی الکفار فکذا اثر قدیمہ مین کہ البیان لیلہ المہراج و اما ہذا افاضل العلماء متہمہ ہر اوی صابا
جامع المعجزات و الدلیل علی حدیثا مر و یاعن الی کہ تصدیق حدیثہ محو اثر قدیمہ لیلہ العار ثبوتہ لعل علی و اب
قدیمہ اثر قدیمہ مین و قسم اخر کا وہیم بعض اخیلہ مین لم و دین لان معجزہ نیسا لا تقطع علی مانی استقامت لافاضل
العیاض و آیاتہ لا تمحل بل تستمر علی فی البیضاء و یختران اہل البیضاء انقضت بانقرضت ہر عدت بعد م
قال صابا ہذا ہذا اشارت بقولہ فیما حدیثا القاضی شہید ابو علی حدیثا ابو زہرہ حدیثا ابو جعفر و ابو سعید و ابو
جعفر عبد الرحمن و جعفر صبحہ کہ وہ کہتا ہی محض عکسہ فقول الملک لعلم اربعین مرہ و کنت اخی ابابکر ابن جابر و عبد اللہ ابن

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

قالوا حدثنا انما نرى قال حدثنا ابو ابي ر قال حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن محمد قال حدثنا الليث عن سعد

عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: لا تأكلوا من ثمره حتى يخرج من الثمرة ما يشبهه.

۱۲: ۱۱: ۱۰: ۹: ۸: ۷: ۶: ۵: ۴: ۳: ۲: ۱: ۰

[illegible][illegible]

یہ ہے کہ اگرچہ اس کی ابتدا سے ہی یہ سبک دیکھ کر ہر شخص کی نظر پر آتا ہے کہ یہ ایک نیا ہیرو ہے۔

کے لئے ان کا جو کہ جس کے لئے کہ

قدن خدام و خدمتگاران و ...

[illegible]

سب سے پہلے اس کی طرف توجہ دے کر اس کی اصلاح کے لیے کوشش کریں۔

عزیز دوست ہوں بی برصیدیق یہی تجھ کو رقم سلمہ اعجازی لبس پہنیں لے کر لی اوپر چاقو سے

جیسا کہ ہم نے پہلے ہی جہاں دو دین کے کیونکہ پھر ہمارے پیغمبر کا انہیں منع فرمایا اور اس خبر کو سنا

عیاض میں اور دنیا آخرت کی ہر شے میں بلا ستم و تندی میں پورے حسن و خیر کے کہ بیضا و دین ہو اور

تین بیرون گذشتہ رفتہ و گذشتہ ہو گئی بسبت و گذشتہ ہو جا اٹلی اور روم ہو گیا بسبت و گذشتہ ہو جا اٹلی اور روم ہو گیا بسبت و گذشتہ ہو جا اٹلی اور روم ہو گیا

کہا جیسا کہ طرف اسکی اشارہ کیا، آخرت فی سائتہ قول ایسی کی جیم اوس شبہ کی کہ روایت کی،

فہم شہید ابو علی فی کہا اُسنیہ کہ حدیث کی ہمیسے بودرنی کہا اُسنی حدیث کی ہمیسے ابو محمد اور ابو اسحاق ادب

۱۰۰۰ فی کہا انہوں نے کہ حدیث کی ضروری کہا اسے کہ حدیث کی تمسبی رسی کہا اسے حدیث محمد الغزیرین عبد

شکلی استیفاء اور نیوٹن کے قانون کے مطابق

میں میں اس قدر کہ مثل اس قدر کی ایمان لاسکی اور پھر شہرہ تا آخر حدیث اکثرت کے سامنے حاضر ہوا

کائنات را اسرار عباد آید و شاهان له و انقاد باذن الله تعالی بیایند و یسویان

[illegible]

بین ایک آئین کا مقام ہوا یہی کردہ پتہ ہی سخت ظاہر ہوا اور میں نے ان قدم کا اس پتہ
کو گہری ہوا و سپر پر ایم نزدیکی سے یا نزدیک ٹھانی بی بی اس میں کہ سر پر ایم کا یا جس کا یا
نی او کو نکو دسلی حج کی اور اگر وہ ہم کسی کو بھی دہم کر یو الا کہ پتہ سخت نرم ہوگی نیچی قدموں پر ایم کے
شل خیر اور ٹی کے تو یک وجہی فضلیت محمد پر ایم پر باوجودیکہ فضلیت حضرت تمام انبیاء و
پر بلکہ تمام مخلوقات برافضانی است کہتا ہوں میں کہ تحقیق نرم ہونا پتہ کا نیچی قدم ہمارے ہر کے بلکہ
نیچی فراع اور اعلیٰ کی ہی ثابت ساتھ لایا ہرہ او چہ تباقی ہرہ کی جیسا کہ خبر دار کیا ہی ساتھ
کا ملون پیڑ علی و علی بن کا علی ابی قحی اور دیکھے ہی ہر تصنیفوں میں کے شل امام ابی سلیمان احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن ابی اسحاق بن ابراہیم کی اس طرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح فی
سعد بن ویدی ہی عجیب نوید کہ میں ثابت ہو فضلیت حضرت کی ساتھ میں کہ ہی اوسا تہہ اسکے
ظاہر ہوا ابطال قول اس شخص کا جو کہی اسناد میں اس عجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ میں خاف اب
شکر ساد کو بصد بن ابی ادب کا ایسی تہہ کی تسلیم و کونش اتھا کہ ہی جیسا کہ ہر چند نظر بنشا انکا
خادم والا تبار و لجاذا اقرار عدم و جو اثر دالات میں الموصوفہ فاضل شہادت و موہبہ میں و شاہدین
عادی بن مقبولین و بی الخا کے اور کسی تصریح و تنبیہ شافعی خصوصاً و عموماً کہ انفس را و فا
صا شرم و حیا کی لٹی کافی و وافی تھی لکن ہمیں نظر بر صغر اشکے قرار دے او سبقتا نام حصیم ہتمام
خدا کے باوصف خفیہ مجال ایضا حال سبب کہ تفسیرۃ الوصول اخری ہی عجیب طریق ششہ نمونہ
خروا ظاہر کرد یا حصین احادیث مرویہ حضرت ابابکر صدیق و عمر بن عوف و دیگر اہل بیت و سلمان فارسی
و جابر و دیگر غیر ہم صحابہ کبار و تابعین و ترم با بعضی اہل حصین صحابہ ہی رعا یا ان خندق اور ثبوت
عمومی و خصوصی نقش و بی نقش متواتر خصوصاً کلمات و لغات ان کی لبت صحابہ انصاف معتبرہ مفسرہ
بصر کات اسناد و تویہ و تنبیات عدم ضعف بلکہ ایسی کا شکر اہل بیت و تفسیر کا شکر و وسط

تفسیر الحکم فی ذل القام بول الحکم فیہ

[illegible]

ہی ہجرت و بارہ حجۃ الہیہ ایمان ہی تیسرے ایک میں نشان قدم ایک میں جوشان کیونکہ محبت
 ہی بی الہاتہ نامکمل ہے اور تانی الجملہ و علی اولیٰ سی ہی یعنی حضرت ابراہیمؑ ہی باقی اور بالآخر
 وہاں تیسرے قدم پر پہنچے ہیں پھر بقرون رسول کریمؐ ہی نرم ہوا کہ جب اپنا ویسا ہو گیا سبحان
 ایسی مقام میں اگر کوئی شخص غیر کسی یا سلمان روایت کرتا تو اس کی تکذیب ہی کوئی سکتا نہ
 خدا رکھ سکتا ہے چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ اپنا واسطہ ہمراہ سودیؓ ہی اور دوسری راوی کوئی پوچھ
 انکار یا دوسری کیا نہ تھا۔ قصہ دین میں آنحضرتؐ کی اس روایت کی کوئی مخلوق شرعی کوئی آیت یا حدیث
 سنی لازم آتی ہو نفی ہو سکے۔ و نیز از قصہ دین منہم اس کی سند موجب اپنی طرفہ کے طریقہ تحقیق میں
 کی دوسری نظر اور دوا و عدم روایت دیگر ان سوا کلیلۃ الغارۃ الاسرہ ہی بیان مفقود ہی
 کیونکہ روایات قویہم غفیر روایات معتبرہات تصدیر اور دکتب کثیرہ و محمولہ روایت و تفاسیر مثل
 تفسیر کبیر کتب و ان و علمہ کشف الاسرار و غیرہ جامع کثیر موجود اور کاشمیری و سہل اپنا
 روشن و آشکار میں پر قیاس نامضبوط صحیح اور حوالہ مقبولہ ابن ہمام کا مقام پر قیاس اول میں
 سنی کوئی حقیقت یحیائی ہی سنکر جو عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پر گیا ہی خدا جاننے والا و شہید
 کو کسی طرف کا نام جاتی میں یا کسی موت کسی شکل کے چیز سمجھتے ہیں بقول اہل بندہ کے گھنا طوطی اکبر
 بندہ نہ ایہ نہیں کہتا کہ کوئی دیکھی گائنی کا تو کیا کہی کا بیان کوئی اوی مفقود کے مجمع عام مثل
 جامع جمود وغیرہ کے روایت کی اور اور دین اس مجمع میں روایت کی اور تکذیب کے ان منکر کو لازم
 ہی علاج کرین اپنی داغ کا اور استشفاع بردہ و استغفار عمل میں لا دین تیسرے اگر کوئی صاحب
 عقل و ادب نظر بر جمیع کردہ کثیر متعین مقرر ہجرت مرقومہ دیکھی خود عبارت محمولہ و مستند
 سنکر و ان ہی ہی کہ تمہارا گشت بید کیا کیونکہ جب جو منکر ثمارتی ہیتم صاحبہ انکار و استغفار
 تہا سہار و ملاحظہ کے کہ ہر ایک انکار کے بردہ و انہی ہے کہ ہر ایک انکار کے بردہ و انہی عدم جرم

بسبب عدم توقف مردم رویت اسکی شیخ عدل الدین سیوطی که متعلقاوی من محمد ایل علی خاوندان سیوطی
 باطلع شیخ خود واضح بگوید مصحات محدث که شیخ فی بعد و قوف رویت را در صحیح بخاری جمع قول اول
 تو بنایت ظاهر بی علت انکار صاحب قیصر رقم بگوئی اگر صاحب قیصر نفسا شیخ بیرو قوف با نا
 پیروه بی مثل شیخ رجوع ظاهر که تائید شدت فی عمل ان العلول یرفع عند ارتفاع الخطه تو مگر سکر فیت
 برمان الدین متغیر و سوبی انکارین اورشتین جمع کثیر و جم غفیر مثل ان فی جمیع جمیع قرین رویت احادیث
 روایت صحیح کمال فضلا اب و یکمین منکر حیو او شیخین آوین که مشبه کون یسماهی و مشبه کون
 توفیق و تطبیق مضمون مستند که ان اورا ما جگاه تیر با گشت کون اور که ان اور که یونگر بی اب
 بیوقوف تا مل ملاحظه فرما وین قول منقول شیخ ابن همام جو رقم فرمایا بی که ان ان الفرد و واحد خبر که
 خلق کثیر مشیت کئی بود یا منکر بهاد که لئی تنبیه به بی یادی و بی که عند اهل العلم و الا یقین
 زیاده تر باعث عدم تصریح اسامی بر ایک قابل کالطریق غنغ اور سبب عدم اظهار رقم الحجت
 الی کل قاضیه علی ما طابق بتعرف الخیال و حاشیه شرح النخبه و غیره نسبت بشیه تکلیف علی
 اسهم کی محضات بیرویی واضح و واضح کی از بسکه یا امور خلوت او خلوت من عموما و خصوصاً بطریق
 خرق عادت واقع ہوئی تھی تو خاص عام بلا خلا ایک زبان را و سو سو کثرت شہرت فی تخصیص
 روات سنی نہیں متغنی کرد یا کما شہد به قول صاحب الموابس بہ مشہور قد یا و حدیث الخ و قول صاحب
 الخلال قد اثبتہا المحققون فی تصانیفہم من الثقات و کلم بعض الخلیل الا و المتفاضل علی عدم شہد
 المعجزۃ فہو من فرط جلد و عدم مارتہ الخ اور یو یسکی بی تمام تصریحات مرقومہ تصانیف سبط الصمد
 و غیرہ اور بی نام ایسی امورین مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان کما اشارت الیہ من تصریحات شیخ
 و الامام احمد فی ذیل الروایۃ الاحمد و التلاثن سو بشیر است کہ انیان سندین سکی کہ معجزات
 آیات فضایل سی ہی مشکلف نہیں ہو سو عبادت مقدسہ صحیح مسلم اعمی عن ابن سیرین اہل لم کچھ خوا

سلفین و انکی یعنی ہونا ان کی ہونا
 ۱۷۲

ایستون انم محمولہ منکر اس مقام میں ہی لائی محض اسطی اعوای عوام کا لا نعام کی و نعمت
 علی غیر محمول صدیقی ہنگام ہی کیونکہ وہاں مقصود نہایت بعقاید حکام ہی و المعجزات میں ایضا
 در قسم کی حقیقت عبارت اور حیات اور باندہ ہر باندہ ہی ہو منکر ہر ایک میں اور نہایت
 بی غیاد و ہو کہ بازیوں کا منکر ہر دنی باندہ ہی چون لا غلط مصداق حد او میں نہایت
 اور منہم میں اسکی نسبت ہر ایک اس قسم کی اقوال پر وبال کہ قول قول الکی تو یہ یا انصاف
 زاید و کہتہ ہی العقل و کفہم الاشارة بتفہیم ہم ایک اور تقریر میں و شہادۃ و شہادۃ ہاں
 میں کہ ہمیں ہی صدق و ایتان لاویں تو بالکل از سر تا پایاں سستی و سستی از او کہ منکر
 کہ بیرونش و بیگانہ ہوگی و در یہ ہم بطریق تنزل و غیر حق تسلیم ہی کہ نقل کفر نہ باشد آپ روپ
 خبر و اثر کو با غیر کسی نامقبہ بلکہ کافی اسق فاجر کی تصور و ماہر یعنی یہ خیال کہ کہ ہر ہمت ابانکر
 صدیقی و دیگر خدایہ کہ فی سبب ہست باقی تہی زیادہ ہرین نیست کہ جو ہر ہمت ہاں ہست
 ان جا کہ کم فاسق و بیباقتیہ آپ کو تحقیق اسکی ضرورت کراد ہی کہ نظر او پیرا نظر المؤمنین خیر او
 الکلام و قد بعد ہی ہی ضرورت اور خیال اسکا کہ سیر کو فائدہ دیکر یا احتمال ہو کہ اسکا کا ایتان
 یعنی راہ و انہ غیر ہر ہمت متصور لازم او ضرورت کا لا یعنی علی الماہر العظمیٰ نقاد و الحیث و تحقیق کرنا
 کہ اس خیمہ کی ہمت کون کون لوگ میں اوصد و اس قسم انہ کا حضرت ہی ہر ہمت کی ہمتی ہر ہمتی ہر ہمت
 متواتر کا ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت
 و غیر ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت
 بیو افضل الرسل و خیر اطاع و کذب احاطت متواتر ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت
 من الروایات المفقر فی ذالک اور علاوہ انکی ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت
 کہ کہ ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت ہر ہمت

اولی الامر مانی نصیر اسپیچ رکبت ہو تو یاد رہی کہ در حقیقت محفل اہل تحقیق میں ہر طرح کی تردید
 والاخرہ ہوگا کیونکہ عندہ المتخصصین ہوتا ہے اولی الامر غلطی رسیدین میں اور ولی اسباب اور علما کرام
 الذین یعقون فی الاحکام الشرعیہ و یعلمون انہم کما اشار الیہ صریحہ امام العشر فخر الدین ^{الترکستانی} و
 غیرہ ماعن ابن عباس و قول الحسن مجاہد و القضا کہ خلافا للشیعہ فان المراد عنہم الائمة المعصومون
 خلفائے راشدین میں جو خاص حدیث میں یہ حضرت خلیفہ اول سید خلفائے راشدین اور اوصیائے نامہ میں نہیں
 اور جم غفیر علما و محققین اہل دین کے دیات اور قول میکانہ و جماعی ظاہر باہرین دیکھائی اور مجاہد ولی
 علیہ السلام کہ نبی حضرت مہدی و خلفائے راشدین سلاطین مدار الہام الہی الاسلام میں اہل السنۃ و الجماعة اولی الامر
 کسی جاتی ہیں کہ مروج دین میں صاحب عدل و داد ہیں شیخ سلطان روم و سلطان ہند کی بیان
 و دل صدق اور مستفیض اور مستفید ہی برکت از قدیم رسول مقبول کسی کا نقل عن فہم المتعالیٰ
 الحافظ احمد بن محمد مرقی صاحب فہم المتعالیٰ آیت بصر المحرر و مستشرق السلطان ابی النصر قاتیبی
 جبرانیہ اثر القدم النبویۃ و الناس نور و نہ و قدر و الہدایات المہدیہ حقیقت سایہ کے کتب معتبرہ
 تواریخ سیسی ذکر عمارات سلطان فیروز شاہ میں موجود کہ از انجلہ در فتح خاست کہ حالاً آذربائیجان
 فتح خان و نندین فتح خان انت و ارشد سلطان کو بود و گوید میں از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر میں ہما
 در دست و بالاقبر دی نقش قدم معلوم آن سرور است کہ از دست مدید و عہد عبیدہ زیار گاہ خلافت است و سلطان
 ہند قرن بعد قرن بخدمت لنگران مقام تبرک قیام نمود آمدہ انہی موضع الحاحۃ حتی کہ آجنگہ شہ گاہ سلطان
 حضرت محمد بن طغرل بادشاہ خلد اسد و سلطنت خلفائے طغرل بنیاز و تبرک مری پتھر معلوم کہ کسی
 نسبت میراں و کہ کیا مانی نصیر سوز اور مقصود رکبت اب اگر سیر سہی منکرہ بھی مر لایا و جو بھی نصیر
 لیکن انہی موجود اسٹی انہی قبول فرما دین ایسا ہی گاہی کہ قلعہ کیری تو بتدلی نامی اسلامی تو کا
 فراموش نہ کہ اسلحان عوام کی تو سلاطین صلاسی محظوظین و ما علینا الا البلاء و اللہ بیدی من یش

ہاں ان کے اسرار میں ہے کہ یہ جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ غلطیاں ہیں
 لیکن ان کے اسرار میں ہے کہ یہ جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ غلطیاں ہیں

[illegible]

۱۹
 موارد و اطلاقات خاصہ ہو کا نہیں کہا سکتا بلکہ منکر ہے بحث اس کی نہ کی ہو گی علم و ادب
 کو یہ لکھوایا اور ہم نے غنیمت علوم و فنون سے ظاہر کیا ہر ایام طالب علمی میں جو معنی خاصہ کے علم و ادب
 میں پرستی ہو مایہ جہ فی شہ و لا یوجد فی غیرہ یا محقق فی شہ و لا یوجد فی غیرہ یا دفرمانی
 و جدان عباسی جدا نہیں ہو سکتا و بی بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جبار میں اجابہ ہم
 نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم سے متصل ہوتا ہی شام لکھا ہی غیر شام لکھا ہی اہل ادب کی محل کس
 پر اطلاق کرتی ہیں حقیقتہً کہ لکھتے ہیں اضافی کس کو کہتی اگر رضامین مصحف شریف جاری و ساری
 تہذیب و تہذیب و فضول اکبری و غیرہ ہی حافظ عالیہ میں ہو تو ایسی ہو کی میں پڑتی حباب فضیلہ
 کو نہیں معلوم کہ تعدیہ و تصریح خاصہ لافعال و یہی خاصہ لتفعیل کتب میں موجود و ان حضرت
 کائنات کی مقرر ہوگی اور قول صاحب یہ ہے کہ لایہ الا قد اذین میں حضرت شرح و تحقیق انہیں
 دعویٰ تحقیق نظر عالی نہیں گذری اگر گذری یا حافظ عالیہ میں ہو تو صرف لفظ خاصہ یا دونوں
 پر انحصار ضرورتہً الفہم العالی تجویز نفاذی اور قطع نظر اسکی یا انہیں دو فصل و علم یہی نہیں دیکھا
 کہ خاصہ سے لفظ میں کیا میں فی القاموس حصہ اسی فضلہ فافہم و تدبر ماہر فطن اس کلام جبار
 نظام لیبیت اوہما سکتا و وہ للفضل لمن حصہ اللہ تعالیٰ باؤر اجرات نبیہ فضل المسلمین
 قال اللہ تعالیٰ تعالیٰ دیکھو کہ فضل اللہ یونہی میں ایسا تیسرے نمبر پر ہار کو پہلی یہی خبر کہ مقام
 کو آیات کثیرہ قرار دینا جہنم کج ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ و ہند میں کہنا ہی نصیب ہوا جو احسان
 بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتیٰ کہ بعض قرأت میں فیہ آیت مینہ ہی چاہیے خود فقیر کیر میں ابن عباس مجاہد
 وغیرہ اور فقیر رشور میں ابن ابی السیہ ہی اور صحیح میں منصور ابن عباس سے روایت کہ انہی کہ کان
 فقیر و فیہ آیت مقام ابراہیم چاہیے صاحب ہذا وہی تعبیر مقام آیات کثیرہ قیل کہ بعض ضعیف
 کہ لکھتے ہیں اور فقیر فطن پرست نہیں کہ یا ایہی بات ظاہر لیکن انہیں فضل کا اور سلم ہو

نو کاشتمس وسط النہار اس لفظ خاصہ لایہ ایم ہی الالہ اور اس قدم علی الاعمال الاخری
 دون مقام ابراہیم خاصہ لایہ ایم دون سائر الانبیاء غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا ہی نہیں
 و اسکار ہی سوا مقام ابراہیم بمعجزہ ہمارے خدا بلکہ اور غیر کی بھی ہے کیونکہ کلام صاحب
 معجزہ تصدیق کیفیت قرار دینی اسکی کہتے ہے جسے منکر یا دیانت فی نقل اسکی نہیں دیکھتے کہ
 وہ سنا لکھتے ہیں و تخصیصا ہندہ الالہ من بین الصغار الفم یعنی مراد ساتھ آیات کی ایک ہی کہ
 تخصیص اس تہر کے ساتھ الالہ کی تمام و تہر و شین ایک ہی ہی و قس ہذا صاحب تفسیر جو کہ
 منسب کے مان تفسیر سنگ مقام پر ظاہر منکر ہمارے شین میں آوین تخصیصا فم کو شین اور جو کہ
 سوا اہل خاص تہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر ہی سکتی ہیں تفسیر جو کہ میں باقیما نہ کہ تم آن قدم صفات
 ایام دون سائر آیات الانبیاء کی بھی معنی لینے قد جوش میں آوین کہ تفصیل او پر موجود وہ مخصوص
 بسنگ مرقوم ہذا با و از بلند ہی میں بلکہ لغات معانی کو شین شینے میں کہ یہ رقم قدم صفات آیات
 باقی را دون آیات انبیاء سابق کی المختصر اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات
 بنیات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ تحقیق مراد معنی یا یوحنا فی شعی و لا یو بد غیرہ
 لیا جاوے ہی الالہ ہر سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر ممکن نہیں خبر خصوصیت سنگ خاص
 مقام ابراہیم کما لا یخفی علی العاقلین الفطن الذلیلہم چنانچہ موبد اسکی ہی حدیث موجود ہے صحیح بخاری میں
 جو باب اول میں کلام صاحب میں اول خبر حکم منقول ہی معنی تہر ضرب ہوسے چہ تہر ضعیف چہ تہر
 ظاہر کہ معاذ اللہ اگر یہ آیات خاصہ ابراہیم حسب مرقوم نہ کہ مراد ہو انکا و تکذیب صحت صحیح بخاری عاید
 او گلو کہ منکر ہی قد صحیح انصاف بعد کت الہ اور موبد اسکی ہے جو کہ محدث دیار کر ہی حد اکثر حیل
 کہتے ہیں کہ ہذا آدم لہر اندر فیہ اثر قدم آدم معنی مستفی الخ ویری علی ہذا الجبل کل لیلہ کہتے البر
 من غیر حساب و لا بد لہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم چو بھی ہم ایک اور تقریر کہتے ہیں

اس مقام پر صاحب نے لایہ ایم سے مراد ابراہیم ہی لکھا ہے اور اس کے ساتھ ہی الالہ اور اس کے قدم علی الاعمال الاخری
 دون مقام ابراہیم خاصہ لایہ ایم دون سائر الانبیاء غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا ہی نہیں
 و اسکار ہی سوا مقام ابراہیم بمعجزہ ہمارے خدا بلکہ اور غیر کی بھی ہے کیونکہ کلام صاحب
 معجزہ تصدیق کیفیت قرار دینی اسکی کہتے ہے جسے منکر یا دیانت فی نقل اسکی نہیں دیکھتے کہ
 وہ سنا لکھتے ہیں و تخصیصا ہندہ الالہ من بین الصغار الفم یعنی مراد ساتھ آیات کی ایک ہی کہ
 تخصیص اس تہر کے ساتھ الالہ کی تمام و تہر و شین ایک ہی ہی و قس ہذا صاحب تفسیر جو کہ
 منسب کے مان تفسیر سنگ مقام پر ظاہر منکر ہمارے شین میں آوین تخصیصا فم کو شین اور جو کہ
 سوا اہل خاص تہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر ہی سکتی ہیں تفسیر جو کہ میں باقیما نہ کہ تم آن قدم صفات
 ایام دون سائر آیات الانبیاء کی بھی معنی لینے قد جوش میں آوین کہ تفصیل او پر موجود وہ مخصوص
 بسنگ مرقوم ہذا با و از بلند ہی میں بلکہ لغات معانی کو شین شینے میں کہ یہ رقم قدم صفات آیات
 باقی را دون آیات انبیاء سابق کی المختصر اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات
 بنیات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ تحقیق مراد معنی یا یوحنا فی شعی و لا یو بد غیرہ
 لیا جاوے ہی الالہ ہر سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہر ممکن نہیں خبر خصوصیت سنگ خاص
 مقام ابراہیم کما لا یخفی علی العاقلین الفطن الذلیلہم چنانچہ موبد اسکی ہی حدیث موجود ہے صحیح بخاری میں
 جو باب اول میں کلام صاحب میں اول خبر حکم منقول ہی معنی تہر ضرب ہوسے چہ تہر ضعیف چہ تہر
 ظاہر کہ معاذ اللہ اگر یہ آیات خاصہ ابراہیم حسب مرقوم نہ کہ مراد ہو انکا و تکذیب صحت صحیح بخاری عاید
 او گلو کہ منکر ہی قد صحیح انصاف بعد کت الہ اور موبد اسکی ہے جو کہ محدث دیار کر ہی حد اکثر حیل
 کہتے ہیں کہ ہذا آدم لہر اندر فیہ اثر قدم آدم معنی مستفی الخ ویری علی ہذا الجبل کل لیلہ کہتے البر
 من غیر حساب و لا بد لہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم چو بھی ہم ایک اور تقریر کہتے ہیں

زیادہ ظاہر ہو گا اور ہر مقصود سامع مقصود اور میں انصاف اس کو ہی کو موجود ۱۲۵

مکرم حسنا فی الروایۃ اللہ تعالٰی تعالیٰ عنہما ولما

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوحر زان الطالاب بحیر لزوم وجوب عطف اور احکام ذریعہ کثرت خاص نقش قدم مبارک واقعہ سیرت
 شہر دہلی کو مختصر الکتاب ہی کہ ہر مومن کلمان نگاہ گوئی رسول منان پر تعظیم و تبرک ضرور لازم می آید اور
 تو میں باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلی و محمدین و خیرین غیر ہم کی کتب معتبرہ و وجودیہ
 اس قسم شریف کتب معتبرہ و تواتر و یونہی ہی اور محدثین و علمائے سلف خلف زبیر بن کعبہ و غیرہ کے
 ہی و ذہب القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار و وجوب قبول ناپی کہ یہ تہو رسی کتب معتبرہ ہی بطریق
 نمونہ از حدیث و احادیث و روایات ہی اعلیٰ طبقات حسامی کتب معتبرہ و معتبر حسن بال دلیلین علیاً
 ضروری انسانی نقل کی گئی یا ذکر کی جاتی کہ ذکر مرسل سلطان فیروز شاہ مین بعد حال فتح خاکی مرقوم ہے
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبری در کما در دست و بالا قبر دوی نقش قدم معظم آن سرور است
 و در کتب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی مین ہم احوال
 خواجہ محمد باقی باقیہ کی کہ مرقدہ نور الشیخ دہلی نزدیک قدم رسول واقع است قیسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی مین تصنیف مولیٰ بدر الدین خلیفہ حضرت مدح مکاشفہ اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی بزاریت تصنیف مبارک سیات پناہ مشرف گشت آبی که مجاور قدم معظم
 می اندازند بدین مرقوم و پاشید و گریه دست و او از آنجا جہشہ بمغفرت گشت چو تکی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولیٰ خواجہ شمس احوال حضرت خواجہ باقی باقیہ
 مین کہ بتقریری بایاران مین موضع رسیده انجار خوش کرده و خوشا دو گمانہ گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان جمیدہ بود و بزبان شریف رانندہ کہ خاک مین موضع دانستہ باشند
 لاجرم از آن مکان کہ گدگاہ حضرت رسالت است و نیز یک شاہ راہ آنشاہ اقلیم ارشاد را کنج و ابرو
 با چوین منتخب لشکر مین ہم حال حضرت باقی باقیہ کی ہی ضرور دہلی متصل قدم شریف چہی مراد آقا
 مین حال خواجه باقی باقیہ مین ہی در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شد نہ ساتون کتب

سحر زان الطالاب بحیر لزوم وجوب عطف اور احکام ذریعہ کثرت خاص نقش قدم مبارک واقعہ سیرت
 شہر دہلی کو مختصر الکتاب ہی کہ ہر مومن کلمان نگاہ گوئی رسول منان پر تعظیم و تبرک ضرور لازم می آید اور
 تو میں باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلی و محمدین و خیرین غیر ہم کی کتب معتبرہ و وجودیہ
 اس قسم شریف کتب معتبرہ و تواتر و یونہی ہی اور محدثین و علمائے سلف خلف زبیر بن کعبہ و غیرہ کے
 ہی و ذہب القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار و وجوب قبول ناپی کہ یہ تہو رسی کتب معتبرہ ہی بطریق
 نمونہ از حدیث و احادیث و روایات ہی اعلیٰ طبقات حسامی کتب معتبرہ و معتبر حسن بال دلیلین علیاً
 ضروری انسانی نقل کی گئی یا ذکر کی جاتی کہ ذکر مرسل سلطان فیروز شاہ مین بعد حال فتح خاکی مرقوم ہے
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبری در کما در دست و بالا قبر دوی نقش قدم معظم آن سرور است
 و در کتب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی مین ہم احوال
 خواجہ محمد باقی باقیہ کی کہ مرقدہ نور الشیخ دہلی نزدیک قدم رسول واقع است قیسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی مین تصنیف مولیٰ بدر الدین خلیفہ حضرت مدح مکاشفہ اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی بزاریت تصنیف مبارک سیات پناہ مشرف گشت آبی که مجاور قدم معظم
 می اندازند بدین مرقوم و پاشید و گریه دست و او از آنجا جہشہ بمغفرت گشت چو تکی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولیٰ خواجہ شمس احوال حضرت خواجہ باقی باقیہ
 مین کہ بتقریری بایاران مین موضع رسیده انجار خوش کرده و خوشا دو گمانہ گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان جمیدہ بود و بزبان شریف رانندہ کہ خاک مین موضع دانستہ باشند
 لاجرم از آن مکان کہ گدگاہ حضرت رسالت است و نیز یک شاہ راہ آنشاہ اقلیم ارشاد را کنج و ابرو
 با چوین منتخب لشکر مین ہم حال حضرت باقی باقیہ کی ہی ضرور دہلی متصل قدم شریف چہی مراد آقا
 مین حال خواجه باقی باقیہ مین ہی در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شد نہ ساتون کتب

سوحر زان الطالاب بحیر لزوم وجوب عطف اور احکام ذریعہ کثرت خاص نقش قدم مبارک واقعہ سیرت
 شہر دہلی کو مختصر الکتاب ہی کہ ہر مومن کلمان نگاہ گوئی رسول منان پر تعظیم و تبرک ضرور لازم می آید اور
 تو میں باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلی و محمدین و خیرین غیر ہم کی کتب معتبرہ و وجودیہ
 اس قسم شریف کتب معتبرہ و تواتر و یونہی ہی اور محدثین و علمائے سلف خلف زبیر بن کعبہ و غیرہ کے
 ہی و ذہب القدر کاف المسلم الموقن بلکہ تو میں انکار و وجوب قبول ناپی کہ یہ تہو رسی کتب معتبرہ ہی بطریق
 نمونہ از حدیث و احادیث و روایات ہی اعلیٰ طبقات حسامی کتب معتبرہ و معتبر حسن بال دلیلین علیاً
 ضروری انسانی نقل کی گئی یا ذکر کی جاتی کہ ذکر مرسل سلطان فیروز شاہ مین بعد حال فتح خاکی مرقوم ہے
 کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبری در کما در دست و بالا قبر دوی نقش قدم معظم آن سرور است
 و در کتب طویل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین محمد بن محمد صالح بن محمد الحسینی مین ہم احوال
 خواجہ محمد باقی باقیہ کی کہ مرقدہ نور الشیخ دہلی نزدیک قدم رسول واقع است قیسری حضرت
 لیکن مقامات حضرت مجدد الف ثانی مین تصنیف مولیٰ بدر الدین خلیفہ حضرت مدح مکاشفہ اخیر
 مرقوم کی وقت برادران لی بزاریت تصنیف مبارک سیات پناہ مشرف گشت آبی که مجاور قدم معظم
 می اندازند بدین مرقوم و پاشید و گریه دست و او از آنجا جہشہ بمغفرت گشت چو تکی زبده المقامات
 و البرکات الاصلیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولیٰ خواجہ شمس احوال حضرت خواجہ باقی باقیہ
 مین کہ بتقریری بایاران مین موضع رسیده انجار خوش کرده و خوشا دو گمانہ گذارده بود و خاک
 از آن موضع پاک به امان ایشان جمیدہ بود و بزبان شریف رانندہ کہ خاک مین موضع دانستہ باشند
 لاجرم از آن مکان کہ گدگاہ حضرت رسالت است و نیز یک شاہ راہ آنشاہ اقلیم ارشاد را کنج و ابرو
 با چوین منتخب لشکر مین ہم حال حضرت باقی باقیہ کی ہی ضرور دہلی متصل قدم شریف چہی مراد آقا
 مین حال خواجه باقی باقیہ مین ہی در آنجا وفات نموده متصل قدم شریف دفن شد نہ ساتون کتب

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حسابی بن کمال بسط و تفصیل سیح حال و قات فتح عالمی و دفتر رابع مین بی وقتیکه سلطان فرزند
بلازمت محمد دوم العالمین فرزند خود بود فتح خان در میان او سلطان بعد قدم مبارک حضرت سمر کانی
بود که پیش از یکدیگر عالم بقاشا بدان نشان و الا نشان سپید و گذارند فتح خان کو بکبر
و قوت مبارک حضرت محمد دوم جهان و صحت یافتن ایشان بدعا حضرت قطب المکرین پیر بادیا سوار شده
بسوی پانی پت شتاف و بوقت شام در آنجا رسید برادر خانقا و خوش شتابه حضرت محمد دوم العالمین
گذشته اند و رفت حضرت محمد دوم و چون حجر مشغول بود و محمد و سیم زینا که از خلفا خاص حضرت قطب
دوم و شجره در درگاه تباد بسا قبل مستی جفیه فتح خان پسریده دلیرانه درون حجره رفت
و دست حضرت محمد دوم شجره زینا گفت ای بچه کجایید و نمیخواهی که سلامت باز آئی گفت سلام میفرم
بسلامت باز می آیم آنجا خبر فرمود که اگر سلامت بیایی بیایم من پاره کنی و الا من حایر ترا
ره کنم فتح خان چون خوانان بهیچ قول بود دلیرانه درون حجره رفت و دید که حضرت محمد دوم العالمین
شترخان اند فتح خان بسته بایستاد و پس آنکه کسی حضرت را خبر رساند و از زبان مبارک حضرت
بدانکه برادر فتح خان شجره زینا بوس نموده آمد و همچنان محمد و سیم زینا را مست ایستاده دید
خبر چگونگی سلامت برآمد فرمود ای بچه تیر بهشت رسید از اینجا خود قضا گرفته آمدی اما تا دلی خود سلامت
توان رسید فتح خان گفت یا حضرت از تو که من دل جان همین است به جهت من بهیچ قول در دنیا
بودم محمد و والته که کمر شارت یافتند پس بغایت شکفتند و تازه روی از اینجا برگشته
نگشت چون نزدیکی ملی رسیدند بر رضی فرزند خود آمدن گرفت و چادر بر سر او کشید جان بختی
بیم کرد چون خبر سلطان رسید و عده خو بجای آورد و قدم مبارک حضرت رسالت پناه محمد
طیغ بر سینه او گذشت اهلین شجره خدیجه دلی هادی محدث اپنی بیانی کو بطریق و غلط نصیحت و نصیحت
زبان از تبرک قدس بر لب محمد و چون بیکه من بهت نصیحت طولی نظم من بی چند ابیات او سحر

[illegible]

هندی و در روی هندی اس بات کی که حضرت مولینا فی بعد حصول ریاضت و ترک پیوسته بهی ارشاد
 می اینده نگاه مبارک خاندن رضوان شد چه عجب روح الامین هم بدوش در باشند و قس علی هذا
 جناب مولینا رفیع الدین غیره بکمال خضوع و خشوع اس قد نگاه می سر فرو بی مولو اسمعیل
 خاص و آن جو درس فرما سو بجز تعلیم و تکریم این بنین هلا یا لب و عطا نصیحت که کرتی تهی تو علم ترنگ
 و مورات بدعت آیات کی کرتی تهی او در دوده و غیره کس هم حرام یک اسین الی کس کتی تهی سو
 اسین شک بنین که هر عالم و اهر کویه بات فرو بی سو هم بهی امورات ممنوعه و مخلوطه سی منافع او
 مقدرین بکمال عقل و فهم بر خا بری که یمنع مولو اسمعیل دوده و غیره کس هم عوض یک اسین الی
 تعظیم و توق خاص هم مبارک سی اکمال که تحقیق اجتماع جمیع علما اسکی عظمت تبرک بر آقا
 سیرت و انکار بر قدم او نهان و مستقیم اجتماع و حقیقت ائمه او نهانی یاد بر کین میگر چو
 قال شیخ ابن تیمیّه الی بی حکم تیر باز گشت بیدار و قس علی هذا تو تهر ان سطحات اس کس مین
 و سبب متوراجو کتبه متکونی جو لبنت تحریر شیر از دی فتح با سلطان فیروزه و اسطی بکائی
 عوام که حیرت طرف کی سی که بیبتان جیسے بهتان صاحبان نقایسین و جوادین و سیداد و صاحبان
 سوابق بر بت اتم اغفر و ارحم اوریه جو و موکالت بظاف تواریخ او رجوعیت رساله سفر نامه او
 سفر السیر اسطی بکائی عوام که متکونی دیای او عیارها طول و طویل سی محض تفضیع کا غده واد کو
 کام فرمایا سی حیرت اللطافه اتنا بس که بسیار جو عوام بیان کو جنتا جانین بیکالین محض علما
 نسی نهان انی نصیحت ظاهر کرتی مین اتنا بنین که کیتی که اختلاف سی تاریخو کی کین اصل سی لاشی
 تصور کجا سکتی سی جس و نه کو تواریخ رو انکی محمد قدم سره پونجی ده و سنه رنج اگر الی حیرت
 ایسی که بر دو کار لاتی مین توکل کو اختلاف تواریخ وفات آنحضرت اصل وفات آنحضرت منکر
 جو جادگی یا او جو صد امور مین اختلاف تواریخ سی سبب انکار ضرر و سوکا اگر انکی ایسی مخرقا

[illegible]

بقدر مدح و کا قصدا نه نام او را نمي نياهي با ما نيت عدم تبرک معاود لعل چو بود با و چو
 ياد هي که حسن کچه يي تبرک خضر کا هوتا، و مان تا را ملائکه کا هوي مهر کا و حي جامع الخزان مير نکستی
 بين روي ان بابکرا اخذ شعيرين من حجة النبي وضع في ميتة تبرک فاصبح ابو بكر من ميتة صلو القآن
 باصن الاصوات و طلب القاري لم يجد احدا حتى اتي الى موضع الشعيرين صبح القرآن عند حاجه
 الي النبي فاحبره بذلك قال يا ابا بكر اما علمت ان الملائكة يحجبون على شعري بقرون القرآن عنده
 قاضي عياض شيخنا يکني مقيال الحق بن ابراهيم الفقيه و هالم نيل نشان من حج التوراة المدينة و قصد
 الى الصلوة في مسجد رسول الله و التبرک بروية روضته و منبره و قمره و منبره و ملا مسيريه و ملحقه
 و العمود الذي كان يقيد اليه ثم يقضي قاضي عياض ابن كان ابن عمر يضع يده على المنبر الذي عليه
 رسول الله في خطبة ثم يضع على وجهه الحاصل که عباد ابن عمر اخضره کی منبر براتيه کتي پير پير
 که نتي نتي جبر منبر خضر تبتيه قدم کتي تي عباد تبرک اوس پير تبتيه کسي پونه پير تبتيه
 تي صاحب عيني سار صبح کاري نتي کان قدح شير فيه النبي الحديث اکتبه من في دليل ان الشرا
 من وجهه ابنته من باب التبرک الحاصل که تعظيم و تبرک لبروس جبر کما حجبو کوي عنده خضر کا کما
 يا خضر کا کوي باسن ازرو ايمان کي موجب تبرک اوست صحابي و قس بر اصد و ايات صحيحه او
 صحاح انبي محل پير بطريقه مخزن ثابت و تحقیق هي اخضره کی تبرکات سي حصول بركات ما ثور و رمو
 او فعال صحاح پير او کتب صحاح بود پير که فرما اخضره کی که عليكم بنسب و سنو خلفائي و
 تبرک لبيس پيران سي صحابه پير او و رمو پير او و سکران با نون کا او ارات کنند مردود و مظهر
 هي جتي که اگر کوي شخص خاک به غير منوره کور و کوي تو قابل دري گناهي کي هي قال القاضي في ان
 قد افني و لکن في نون قال نربة المدينة و ديه بضر بلائين درة و امجربيه ليحقيق قوت و با امام
 حج عمر اوس خضر که که ابا اوسني خاک مدينه کی روي هي سا تابه في تيرين و کي او حکم کيا تيه قيد او کي

(Marginalia in Persian script, including commentary and additional text, written in various directions around the main text block.)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

چونکہ یہ دو دین میں بے اختیار اور دوسروں میں تسلیم کیا گیا تو باری تعالیٰ نے اس کو مستحقِ عذاب قرار دیا اور اس کو عذابِ ظاہر و باطن کا مستحق قرار دیا۔

بیان نواز اور وایسون اوسکی جو تفصیل لکھی میں لازم ہے کہ متکرر ہو دیکھیں یہ مختصر مقصود
 الاختصار میں اس قدر تفصیل کے مبین رکنا کہ مختصر آسان ہمارے کافی ہے دیکھیں ہوا میں موجود
 کہ جسے مثال نعل مبارک رسول اپنی پائیں کی امان اوسکو بھی بخت اور حریر شیطانی رسوی اور جبر سے
 بہت اقوال نظم و شعر محدثین کا پرست کی طرح مثال میں نقل کی ایک جگہ یہی یا شیعہ المصطلح
 روحی الفاظ احم قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات مثال نعل مبارک کی جو حضرت عائشہ صدیقہ
 کی پاس پر پہنکی ہیں انہم کلام کی پاس یا صحیح جعفر شمس کے پاس تھی جو لکھی ہیں متکرر فی نہیں دیکھی ای
 غرض مثال نعل کے تعظیم و تکرر سے عبرت پر خاص نقش قدم اور نقش قدم جو کہ از و در حیرت و تعظیم
 تطبیق دیا گیا تو مطابق ہی پایا اور کسی شخص کی خصوصیت لایا اور کسی کی خصوصیت نہی تعظیم ترک مرعی
 رکھا خاصہ چنانچہ نقش قدم تو میں یا در تعظیم یا در کبر یا در جہل یا فلین کو پونہ دی گئی تسمیہ
 بیانی متکرر کی حدت میں اس کی بہا تھا۔ لازم ہے کہ باطلان اندراج کتب تقاضی وغیرہ مصروفہ صدیقی
 انکاسی مجموعہ کرین اسکا مضامین علماء و مجتہدین میں یہ بات محبوبین نگاہ علیا و دیا گیا
 حال جلال الدین سیوطی خاص سیامین احوال جناب الام عظم وغیرہ ائمہ و مجتہدین عظام صدقہ قابل عبرت
 اور باہمیہ پرستہ اور نگار شخص جمیت جاہلیت اور کوئی خیال تھا کہ کسی تفسیر و مواہب وغیرہ کتب میں
 پیچھے نہیں سو تھا کثیرہ سے کا تعلق رکھتا اور خاص اور غیر مذکور متعبر سے دیکر لیا لازم ہے کہ جلد جو
 کلام مذکور کہ قطع نظر تھا انکی انکار کے نیز ارا عام خاص و اچھا ہلا و ضلالت میں پر میں آج
 زبان تری کل کو شک ہو ابھی امید غور و غور ہے باہمی جامہ کی رسا نہ کر کے نفی کو جلد کا مذکور ہو تو
 کو کار فرما ہو خاک و قدیم مبارک کو انکسوسی نکاوین آئینہ نقش قدم پر ہر ایک اپنی موند پر ہر ایک
 قدیم مبارک کو تکرر سمجھیں در نہ ہر روز قیامت کو یا لیتی گنت تر ابا کنا ہی گام نہیں بجا و علیا السلام
 در خزانہ و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علی جائزہ تدرج الحق الی کائناتہ قولہ العلی اعظم قد جاز الحق

۲۹۵۳۱۰
۲۹۵۳۱۰
۲۹۵۳۱۰

This book was taken from the library of the
last stamped. A fine

CALL NO. { 153.22
 AUTHOR { 69797
 ACC. No. 1492
 TITLE
 LIBRARY STACKS
 7

AZAD
LIBRARY



ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

--:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept over due.